قطرات اشک

یعنی

قاری محمد سرفراز حسین صاحب عزمی دھلوی
سابق طالبعلم مدرسۃ العلوم علی گڈھ

کے

چند مذہبی اور قومی مضامین

کل حقوق محفوظ ہیں

مطبع ہاشمی واقع میرٹھ میں طبع ہوئے

طبع اول ۵۰۰ جلد (رحمت خان اینڈ سنز نینی تال) قیمت ۴

سنہ ۱۹۰۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمڈن یونیورسٹی

اے قوم! دو ڈھائی برس سے سُنا جا رہا ہے کہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار مین مُسلمانون کی یونیورسٹی بنانیکی تجویز ہے۔ ایسی یونیورسٹی کی ضرورت اور فائدون پر بہت کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے۔ پھر بھی بہت کچھ لکھنا اور کہنا باقی ہے اور بلا امتیاز اسکے کہ آیندہ کہنے یا لکھنے والا کوئی مشہور لائق آدمی ہے یا نہین۔ میری رائے مین ہر اوس شخص کا جسکے دل مین یونیورسٹی کے متعلّق خیالات پیدا ہون فرض ہے کہ اپنے ہمقومون کو اُن سے مطلع کرے یہی وجہ ہے کہ آج مین جس کے لئے پیچھے انکسار کے الفاظ بھی کہنے ایسے جلسہ مین گویا خودستائی مین داخل ہین آپسے محمڈن یونیورسٹی کے متعلّق کچھہ کہنے کھڑا ہوا ہون جس عنایت سے مجھہ جیسے معمولی آدمی کو آپنے ایک پاک اور معزز جلسہ مین کھڑے ہونیکی اجازت دی ہے مین چاہتا ہون کہ اوسی عنایت سے ذرا صبر اور تحمّل کے ساتھہ میرا کہا بھی سُن لو۔ میرا یہہ جی چاہتا ہے کہ آپ کا رعب مجھہ پر پڑے اور جو کچھہ سچ مچ میرے دل مین ہے صاف صاف کہہ گذرون۔ اب سُنو اس تجویز کے کیا معنی ہین اور ہمین یہہ دُھن کیون ہے۔ ان دو لفظون مین کیا شیرینی ہے کہ (ع)

از ہم نے شود ز حلاوت جدا لبم

"محمڈن یونیورسٹی" یعنی مُسلمانون کے لئے ایک دارالعلوم بنانا مقصود ہے۔ نہ یہہ بات ہے کہ اور

فہرست مضامین

آپ رحمت ہوجاؤ گے اور اسی بنا پر اور محض اسی بنا پر کفلین من رحمتہ یعنی رحمت اور کامیابی
مین تمھارا دوہرا حصہ قرار دیا گیا - ایک عقل کے صلہ مین دوسرا ایمان کے صلہ مین -
مذہبی خیال سے قطع نظر کر کے بھی کہا سب سے بہتر اور زندگی کو قابل زندگی بنانے والا یہہ خیال
نہین ہے کہ ہم دنیا مین نمونہ بن کر آئے ہین - نمونہ بنکر رہنا چاہیے - نمونہ بنکر اوٹھ جانا چاہیے
آخری بات مین نے ذرا بعجلت سی کہی مگر آگے چلکر شاید بامعنی ثابت ہوجائے - وہ مذہب سب
سے بہتر ہے - وہ فلسفہ سب سے اعلی ہے وہ سائنس سب سے مفید ہے - وہ تربیت سب سے افضل ہے
جو انسان مین اُن سب قابلیتون کو متحرک کر دے - متحرک ہی نہین بلکہ بدرجہ اکمل Develop
کر دے جو انسان کو نیچر اور نعماے نیچر سے تمام و کمال طور پر فائدہ اوٹھانیکے قابل کر دے - آب
صرف یہہ بات کہ تم دُنیا مین نمونہ بن کر رہو کیا ساری اعلیٰ قابلیتون کو جوش دینے کے لئے کافی
نہین ؟ - اگر یہہ بات دل مین جم گئی تو رفتہ رفتہ اپنی ذمہ داریان بھی سمجھہ مین آجائینگی -
ضرورتین بھی معلوم ہونے لگین گی - فرائض کا بھی پتہ لگ جائیگا اور اُمیدین بھی آنکھون کے
سامنے آجائینگی -

جب ہم تھے تو واقعی ایسا ہوا اور سب تاہین کہ ایسا ہوا کہ نمونہ بنکر آئے اور نمونہ بنکر
رہے - قومی زندگی مین جب تنزل شروع ہوا تو وہ یون شروع ہوا کہ یہہ نمونہ پن کا خیال کم ہونے
لگا اور اب تو اس درجہ کو پہونچا کہ کسی اور نمونہ کے موافق بھی ڈھل نہین سکتے - اسکا کچھہ زیادہ
افسوس نہین سب قومون کے ساتھہ ایسا ہی ہوا ہے اور سب قومون کے ساتھہ ایسا ہی ہوا
کرتا ہے - یہہ فطرۃ اللہ یا قواعد حیات ہین کچھہ ضرورت نہین کہ ہم ہاتھہ پاؤن پیٹین کہ پہلی
سی حالت اب پھر ہوجائے - یہہ قانون فطرت کے خلاف ہے - کون سی گری ہوئی قوم نے
اپنی پچھلی ثروت حاصل کر لی جو ہم کرینگے ؟ - جن قومون کی اب دُنیا مین ترقی کرنیکی باری ہے

قومون کی یونیورسٹیان ہین مگر مسلمانون کی کوئی یونیورسٹی نہین - یہہ ذرا سبکی کی بات ہی شان
کے خلاف ہی - اس لئے ہم ایک یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین - نہ یہ بات ہی کہ یونیورسٹی کوئی اس زمانہ
کی قابل امتیاز نو ایجاد چیز ہے - ہمنے اپنی قومی زندگی مین نہ دیکھی نہ سُنی - بغیر اسکے تہذیب کے اسٹیج
پر کہڑے ہوتے ہوئے شرم آتی ہے - اسلیئے ہم یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین - یہ بات بھی نہین کہ گورنمنٹ
انگریزی دائما برسر ما فدو ہاین سایہ گستر باد نے مسلمانون کو ہندوستان مین رہنے کی لازمی شرط اسے
قرار دیدیا ہے، اس لئے ہم یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین - یہہ بات بہی نہین کہ خدا کی ہان سے کوئی نبی اسکر
آیا ہے کہ اگر مسلمانون نے ہندوستان مین یونیورسٹی نہ بنائی تو ایک شخص بہی جنت مین داخل
کیا جائیگا - اس لئے ہم یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین - دوستو! مین تُم سے سچ کہتا ہون کہ ان مین
سے ایک بات بھی نہین - ہندوستان مین کس نے کون سا اچھا کام کیا ہے جو ہمنے بھی نہین کیا؟
کوئی قوم دُنیا کے پردہ پر علم کے معاملہ مین ہماری پہلی قومی زندگی کو نظرِ حقارت سے دیکھہ سکتی ہے؟
کسنے کہا کہ بغیر یونیورسٹی کے ہی اب بھی ہم سرکار انگریزی کے نہایت دوراندیش کارکُن جان نثار
رعایا نہین؟ - کوئی شک کرسکتا ہی کہ من حیث الوجوہ اس آنِ واحد مین بھی ہم جنت کے مستحق
نہین؟ - یہ سب باتین بہت صحیح ہین اور دل کو خوش کرتی ہین اب مُجھہ سے سُنو کہ پہر کیا بات
ہے جو ہم محمڈن یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین - تم ایک قوم ہو جسکو خُدا نے شہداء علی الناس
کر کے دُنیا مین بھیجا ہے - تمھاری بعض ذمہ داریان دُنیا مین اورون سے بالکل جُدا ہین بعض
ضرورتین خاص ہین - بعضے فرائض عجیب ہین اور بعض اُمیدین عجیب تر - تمھاری علتِ غائی
اللہ تعالی نے کلام مجید مین یہی فرمائی ہے کہ تم بنی نوع انسان کے لئے نمونہ ہوگے - تم مین عقل
ہوگی جس سے دُنیا کے نیک و بد کو سمجھوگے اور ایسا راستہ اختیار کروگے جو بےخطر ہو - تُم مین ایمان
ہوگا جس کی چاشنی سے زندگی مین وہ بہار اور رنگینی ہوگی جس سے تم دُنیا اور دُنیا والون کے لئے

سُناوین۔ تفصیل اس کی یہہ ہے کہ خداتعالی نے اپنے فضل وکرم سے ہندوستان پر ایک ایسی قوم کو حکمران کیا جو انسان کو انسان سمجھتی ہے اور چاہتی ہے کہ وہ اپنی اصلی عزّت کو جو تعلیم اور پاکیزگی سے ملتی ہے حاصل کرے۔ طرز حکومت اوس قوم کا خدا نے ایسا بنایا کہ کسی کی سچّی رفتار ترقّی کا مانع نہین بلکہ برعکس اُس کے ہرطرح ممد ومعاون۔ ایسی قوم کے حکمران ہونے سے اور اوس کی ایسی طرز حکومت سے اللہ نے ہمکو دُنیا مین یہہ خاص موقع دیا کہ اپنی اندرونی اصلاح کرلین اور جوہر شرافت کو از سرنو قایم کرلین۔ مین خواہ مخواہ کلام کو طول دینا نہین چاہتا مُختصر یہہ ہے کہ انگریزون کو ہمارا نگران حال بنایا۔ سیّد احمد خان کو پیدا کیا۔ علی گڈہ کالج بنوادیا۔ الحمد للہ علی احسانہٖ

اگر ہر موے تن گردد زبانے

ز تو رانم بہر یک داستانے

اگر اس خاص رعایت سے بہی نفع نہ اوٹھایا تو واقعی خسر الدنیا والآخرۃ سواے تمہارے اور کسکے لئے ہے۔ اس کل تمہید کو محمڈن یونیورسٹی کے بنانیسے یہہ تعلّق ہے کہ تُمہارے بہی خواہ چاہتے ہین کہ اس آخری رعایت کا کُفران نکرو بلکہ اوس سے پورا فائدہ اوٹھاکر آدمی ہی نہین بلکہ ہمچشمون کے لئے آدمیت کا نمونہ بنو۔ یوروپ کی دماغی تعلیم جو انگریزون کی برکت سے تمہین کوڑیون کے مول مل رہی ہے۔ واقعی تُمہارے سنبھلنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مگر مین پہلے کہہ چُکا ہون کہ تمہاری ذمّہ داریان اور ضرورتین ذرا اورون سے الگ ہین ہمکو محمڈن یونیورسٹی بناکر مُسلمانون کو ایسی تعلیم دینی چاہئے جس سے وہ نہ صرف یوروپ کی دماغی تعلیم ہی سے فیضیاب ہون بلکہ اپنی خاص ذمّہ داریون اور ضرورتون کے موافق ایمان کی چاشنی پابندی مذہب عملی پاکیزگی حیات قومی خصوصیات قایم رکہنے کے ذرایع وغیرہ وغیرہ سے بھی بہرہ ور ہون محمڈن یونیورسٹی تمہین آدمی بنادیگی۔ مُسلمان بنادیگی۔ بندہ اور خدا دونون کے سامنے سُرخرو

اون کے لئے نہایت ایمانداری اور صبر سے راستہ چھوڑ دینا چاہئے اور اپنے آپ کو ہر نکبت ہر ذلت حتی کہ بالکل ہٹ جانیکے لئے تیار کر لینا چاہئے - یہ اعزور اور شاید چھوٹا عزور ان باتون کو قبول نکرے مگر عقل سلیم کہتی ہے کہ قبول کرا ور ضرور قبول کر! - میرے دوستو! جس طرح بسنم پچھلی قومون کا خاتمہ ہوا اور خاتمہ سے پہلے جو اُن کے آثار تھے اون کا خیال کر کے اور تمہاری قومی زندگی کو اب سے پچیس برس ہٹا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے بھی دن پورے ہو گئے تھے اور قانونِ فطرت چاہتا تھا کہ تُم سے بھی آخری بات کہدے کہ "لو اب رخصت" مگر تمھارے ساتھہ نہین معلوم کس وجہ سے ایک خاص رعایت برتی گئی ہے جو جہان تک مجھے پچھلی مٹنے والی قومون کی تاریخ سے واقفیت ہے کسی کے ساتھہ نہین برتی گئی - خیر نہین مین نے یہ کیون کہا کہ نہین معلوم کس وجہ سے تمھارے ساتھہ خاص رعایت برتی گئی ہے - دوستو! مجھے معلوم ہے - تمھین معلوم ہے اور ہر صاحبِ دل اور صاحبِ ایمان کو معلوم ہے کہ وہ کیا وجہ ہے وہ وہی وجہ ہے جسکی خصوصیت مین ہم اپنے کالج کو محمڈن کالج کہتے ہین اور اپنی یونیورسٹی کو محمڈن یونیورسٹی کہین گے - ؎

اس نام کی لذّت دلِ عشّاق سے پوچھو
جان آگئی تن مین جو لیا نامِ محمدؐ

ہان تو تمھارے ساتھہ ایک خاص رعایت برتی گئی ہے وہ رعایت یہہ ہے کہ مسلمانون کی ایک معتدبہ تعداد کو (یعنی ہندوستان کے مسلمانون کو) جو پردیس مین آکر زرا بے رُخے ہو گئے تھے اور جو مسافرت ہی کی وجہ سے زیادہ قابلِ رحم تھے یہہ موقع دیا گیا کہ سنبھل جائین - اس سنبھلنے کے لئے جتنے ضروری سامان تھے سب مہیا کر دئے گئے - ایک رفیق بھی ساتھہ کر دیا گیا تا کہ اپنی کھوئی ہوئی انسانیت کو ڈھونڈھ لین اور ایک دفعہ اور شہداء علی الناس کی گونج دُنیا کو

فضولیات۔ لغویات۔ اِن سب کا زنگ چھٹا وے۔ علی گڈھ کالج نے اس کام کو شروع کیا ہے
یونیورسٹی اسے پورا کر دیگی۔ ہماری یہہ خواہش کچھہ بیجا نہین بلکہ نہایت بجا اور صحیح ہے کہ مذہب
کا شائبہ ہم سے ہمیشہ خصوصیت کیساتھہ وابستہ رہے جس وقت مسلمان مذہب کی صدا بلند
کرتے ہین تو وہ کوئی جھوٹی شیخی نہین کرتے۔ جتنے اعلیٰ اصول زندگی کے اونہون نے اوس
زمانہ مین جسے اب یاد کرتے ہین سیکھے تھے اور جنہون نے اونہین معراجِ زندگی پر پہونچا کر کافہ انام
کے لئے نمونہ بنایا تھا وہ مذہب ہی سے سیکھے تھے۔ مذہب اون مین حلول کر گیا تھا۔ اب گو
وہ اون باتون کو نہ بھی سمجھتے ہون مذہب نے اون کے دلون پر سے اپنی اصلی گرفت ڈھیلی بھی
کر دی ہو مگر پھر بھی دو چار باتین ایسی رہ گئی ہین اور آیندہ بھی رہین گی جن کی وجہ سے وہ جب
ذلت محسوس کرتے ہین تو دل اندر سے کہتا ہے کہ ہاے مذہب۔ تو جبار نے اون کی زندگی
ایسی مضبوطی کے ساتھہ خدا سے باندھ دی ہے کہ اونھین ہر مصیبت مین خدا یاد آتا ہے۔
ہر مرض کا علاج خدا معلوم ہوتا ہے۔ اپنے نبی (روحی فداک یا رسول اللہ) کے ساتھہ نہ صرف
ادب بلکہ وہ محبت ہے جسکا دنیا کی کوئی دوسری ملت شاید دعویٰ نہین کر سکتی بقول شبلی۔

شیفتگانیم و پیمبر پرست
سجدہ اگر نیست زمین بوس ہست

قانون فطرت کے خلاف ہے کہ مسلمان کسی حالت مین بھی مذہب کے خیال سے غافل ہون اب
ہمارا کام کیا ہونا چاہئے کہ نہ صرف اس شعلہ کو برقرار رکھین بلکہ جو پردے بیجا تعصبات کے قبیح
رسمیات کے۔ ناقص حجاب الاکبر علم کے سچے مذہب پر پڑ گئے ہین اور پڑتے جاتے ہین اونہین
دور کرین۔ یہہ سب کچھہ پورے طور پر اوسی صورت مین ممکن ہے کہ یونیورسٹی اپنی ہو یعنی ہر تعلیم
پانیوالے مسلمان کی باگ پوری پوری ہمارے ہاتھہ مین ہو۔ اے وہ مسلمانو! جو ہر وقت مذہب

کراویگی - ذلک ھو الفوز العظیم -

تمھارے ہی خواہ بے چین ہین کہ یہہ موقع ہاتھہ سے نہ جانے پائے - اور اسلئے طرح طرح سی اس مفید تجویز کو تمھارے سامنے پیش کرتے ہین - سید احمد خان اسی دھن مین لگے رہے تمھین معلوم ہے کہ اون کا اصلی خیال یونیورسٹی ہی تھا مگر جب بن نہ پڑا تو کالج ہی پر اکتفا کیا - اب محسن الملک اور اون کے ساتھی اسی خیال مین غرق ہین کہ یونیورسٹی بن جائے - کالج اسقدر وسیع ہو جائے کہ مسلمانون کی سب ضرورتین پوری ہونے لگین -

انصاف یہہ ہے کہ جس وقت سی تمھاری یہہ آخری آزمایش یا رعایت کا وقت شروع ہوا اور سید مرحوم نے قوم کو چونکانا شروع کیا اوس وقت سی تمنے تھوڑا بہت ضرور کیا بلکہ ایک ہمدرد ناصح کہہ سکتا ہے کہ بہت کچھہ کیا مگر یہہ بات بھی نظر انداز نہین ہو سکتی کہ اب بھی بہت کچھہ کرنا باقی ہے - اور وہ صرف اس وجہ سی کہ تم اوس معراج ترقی پر پہونچ جاؤ جسکے لیے تم فطرتاً مذہباً اور منصباً وضع کیے گئے ہو - قوم کی پست حالت کا رونا برسون سی رویا جا رہا ہے اور برسون رویا جائیگا - اب مین اس تھوڑے سے وقت مین کیا روؤن - مختصر یہہ کہ میکدہ ہم سے آباد - قمار خانہ کی ہم سے رونق - جیلخانہ ہماری جاگیر - ہر بے غرتی ہماری عزت - ہر ذلت ہمارا فخر - ہر ادنی پیشہ ہر ادنی خدمت ہماری Monopoly ہر جنو خان اور چھٹو خان ہماری ہی قوم کا ممبر اے قوم شرم ! شرم !! شرم !!! - سچ تو یہہ ہے کہ ایک صاحب دل کو اب ہم مین رہنا دشوار ہو گیا ہے - صفات حسنہ اکثر تو رخصت ہو گئے اور جو باقی بھی ہین وہ معائب کے ساتھہ ایسے گڈ مڈ ہو گئے ہین کہ ہندوستان کی مسلمانون کی زندگی بالکل ایک خلط مبحث معلوم ہوتی ہی اب کیسی اشد ضرورت ایک ایسی انسٹیٹیوشن کی ہے جو زندگی اور شرافت کی صحیح قواعد بنائے صحیح تعلیم دے - دل و دماغ - ہاتھہ پاؤن سب کو درست کر دے - سستی - کاہلی - نفاق - عناد -

تباہ کرکے بیٹھ رہے تو اور بات ہی - مگر جس دن یہہ سمجھہ مین آگیا کہ اپنی بیجا خواہشون نفسانیتون
اور خواہ مخواہ کی کھاؤن کھاؤن سے زقن مارکر آگے نکل جانا اور مُلک - قوم اور مذہب کے
لئے کچھہ کرنا شرف زندگی اور اعلیٰ مقصد حیات ہی تو تم ہی تو وہ ہو جن مین سے بیسیون سید
اور بیسیون محسن الملک پیدا ہو سکتے ہین - دیکھو یاد رکھنا توحید تو خود تمہین نہ چھوڑیگی عشق
کو تم ہرگز نہ چھوڑنا - محمڈن یونیورسٹی بنا کر ہم ایسی تربیت دیدینگے کہ تمھارے پاک مادّے
جایز سبیل اختیار کرین اور تمہاری زندگیان نمونہ ہو جایئن - اب تو یونیورسٹی بنالو گے ؟ -
ایک بڑی جبلت یہہ ہے کہ تم حسن پسند ہو اور اللّٰہ جمیلٌ و یحبّ الجمال کے معنی تم ہی نے سمجھے
ہین اگر اس حسن پسندی کے مادّہ کو ظاہری صورتون ظاہری لباس ظاہری ساز و سامان
پر محدود کرلیا ہو تو یہ اور بات ہی - مگر جس دن یہہ سمجھہ مین آنے لگا اور انشاءاللّٰہ یونیورسٹی
بننے کے بعد سمجھہ مین آنے لگیگا کہ سچّا حسن کیہ کرتا ہے - اور صورت سے متجاوز ہو کر سیرت ہی
لوٹا دینے والی چیز ہے تو زندگی مین کون سی ایسی خوبی ہے جو تم پیدا نہ کر سکوگے - باغ دُنیا کو
ٹھیک ٹھاک رکھنے اور اَوروں کو اور اپنے تئین اوس سے منتفع کرنے کے سب قواعد تمہین
معلوم ہو جایئن گے اور وہی وقت پھر تمہاری قومی زندگی مین نہایت مُبارک اور قابل ناز
ہوگا - تمپر اللّٰہ کا ایک بڑا فضل یہہ ہی کہ تمہین حُبِّ زر نہین اور اگر ہوتی بھی تو لن تنالوا البرّ
حتیٰ تنفقو امّما تحبّون تُم سے روپیہ اُگلوا لیتا - اِس نعمت کو غلط استعمال کرکے کسیقدر
فضولخرچی اختیار کرلی ہو تو یہہ اَور بات ہی - مگر وہ دن آنیوالا ہے کہ تم اسکا جایز استعمال
سیکھہ جاؤگے اور قوم کی کوئی مُشکل اٹکی نہ رہیگی -

پھر مین وہین سے چلون گا کہ تمھارے ساتھہ اللّٰہ نے خاص رعایت برتی ہی اور سب
سامان ایسے مُہیّا کردئے ہین جو تُمھارے سنبھلنے کیلئے بالکل کافی ہین اور تمھارے

کی صدا بلند کرتے رہتے ہو اور جو اکثر شکایت کرتے ہو کہ انگریزی خوان مسلمان دیندار نہیں ہوتے سب سے پہلے تم اسے تسلیم کرو کہ یہہ شکایت صرف محمڈن یونیورسٹی ہی سے دور ہو سکتی ہے۔ خدا اپنا ہے رسول اپنا ہے۔ یونیورسٹی بھی اپنی بنالو پھر تمھارا دین اور دنیا دونون نہ سنور جائین تو مہدی علیخان کا لقب محسن الملک سے بدلکر مخرب الملک رکھدینا۔

نئی بات تو نہین مگر ذرا نئے طور پر کہتا ہون کہ تم مین وہ سب اجزاء موجود ہین جو پھر تمہین تم بنا سکتے ہین۔ دماغ سے کام لینا چھوڑ دیا ہو یہہ اور بات ہی مگر تمھاری دماغ نہ مختل ہوئے ہین نہ منتشر۔ اس کی اصل وجہ صرف یہہ ہے کہ توحید نے تمھاری قوای دماغی کو Condensed کردیا ہے اور انتشار کی گنجایش ہی نہین چھوڑی۔ تم خدا کی احکام یعنی اعلیٰ اصول زندگی کی پابندی نہ کرو یہہ اور بات ہے۔ مگر یہہ نہ ہوگا کہ تمھارے دماغ مین اصلی انتشار پیدا کرنیوالے دس بیس خدا سما جائین یا تم ایسے ہو جاؤ کہ کسی ایک بات پر یکسو نہین ہو سکتے۔ یہہ یکسوئی جسکے لئے توحید ایک اصلی اور قوی دوا ہے ہر قومی Germ کے لیے اشد ضروری ہی۔ تم مین ہے اور رہیگی۔ اور یہی بڑی بھاری اُمید دلاتی ہے کہ پھر تم آدمی بن سکتے ہو۔ تمھارے قلب سب تسلیم کرتے ہین کہ محبت سے خالی نہین۔ جب تک تم مین اس پاک اور پاک کرنے والے Element. کا ذرا سا بھی اثر باقی ہے کوئی کہہ سکتا ہی کہ تم بالکل ڈوب جاؤگے ؟۔

نہین! ہرگز نہین!! عشق کا دائرہ تنگ کرکے اپنی ہی تفریح اپنی ہی خواہشات کی پورا کرنی پر محدود کرلیا ہو یہہ اور بات ہے۔ مگر جبتک تم مین یہہ مادہ موجود ہے اور خدا کرے موجود رہے تم ہی سے یہہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ایکدن وہ آئیگا کہ اس دائرہ کی وسعت قوم کے گرد حصار باندھ لیگی۔ عشق کی پہلی سیڑھی اپنے سے عبور کرتا ہی اور مذہب مین بھی (؟) "زخود بلند رہیدن معراج دین است" ایک بزرگ کا قول ہے۔ اس کو سمجھنے مین ... کہ اپنے تئین

کے لئے درکار ہے - نہ قوم قاصر نہ مانگنے والون کا قصور حُسن ظن صرف ایک Alternative

بتاتا ہے کہ ابتک قوم کو اپنی ضرورتون سے پوری آگاہی نہین ہوئی حُسن ظن ہی نہین

بلکہ ثابت بھی ہے جس ممبر قوم کو خواہ وہ کسی طبقہ کا ہو قوم کی ضرورت اچھی طرح معلوم ہوجاتی

ہے کچھہ نہ کچھہ کر گذرتا ہے - Ready Reference کے واسطے حضور نواب

صاحب والئ رامپور دام اقبالہ کی فیّاضی دیکھ لو -

محسن الملک اور اون کے ساتھیو ! مین نہایت ادب سے تمھاری خدمت مین یہی عرض کرونگا

کہ چندہ مانگو یا نہ مانگو قوم کو قوم کی ضرورتین بتانے مین اپنے آپ کو مبٹ دو - تم ہوئے یا نہوئے

قوم جب اپنی ضرورتون سے پورے طور پر باخبر ہوجائیگی تو خود یونیورسٹی بلکہ کیا تعجب ہے یونیورسٹیان

بنالیگی - تمھارے لئے یہی کافی نہین کہ کانفرینس جمع کرلی ملک مین ایک آدہ دورہ کرلیا

دو چار اخبارون مین مضمون شایع کردئے - تمھین دُھوان دھار اپیل اون سب گروہون

سے کرنے چاہئین جن کا پبلک پر اثر ہے - ایک گروہ کو اور وہ معدودے چند ہین تمنے

اپنا کرلیا ہے اور وہ تمھارے ساتھہ ہین اور بہت کچھہ کر رہے ہین مگر اور کسقدر گروہ ہین

جو بعضے تم سے بھاگتے ہین بعضے ناآشنا ہین بعضے بالکل بے پرواہ - اون سب تک دسترس

پانیکی تدبیرین سوچو اور اون تک پہونچو - یہہ مین جانتا ہون کہ کوئی غریب آدمی دو چار لاکہہ

روپیہ نہین دے سکتا مگر دو چار لاکہہ غریب ایک ایک روپیہ کرکے دو چار لاکہہ جمع کرسکتے

ہین - اون گروہون سے جن کا پبلک کے دلون پر Hold ہے اون کے قواعد اور آداب

کے موافق میل جول پیدا کرو اور قوم کی حالت زار اون کے سامنے بیان کرو اور استعانت

چاہو - خدا ندوۃ العلماء کو سلامت رکھے فرقہ علماء جو ابتک تُم سے الگ الگ تھا رفتہ رفتہ

تمھارے ساتھہ ہوجائیگا - تمکو فقراء سے بھی رجوع کرنی چاہئے - سر دست ادنیٰ بے درد

بہی خواہ بے چین ہین کہ جسقدر جلد ہو سکے یونیورسٹی بنا کر تمہاری کشتی ورطۂ ہلاکت سی لگا لگا
کنارۂ نجات پر لگا دین - سید صاحب کے بعد محسن الملک کا مل جانا پک کی بعد موسین کا ملجانا
کیا تم تائید غیبی نہین سمجھتے؟ فبای آلاء ربکما تکذبان - ایسے آدمیون کے ہوتے کیا
تمہاری یونیورسٹی نہین بن سکتی ؟ - سب سامان موافق ہین - اللہ کے فضل سی یہہ لوگ موجود
ہین مہربان گورنمنٹ تعلیمی ترقی کے لئے ہر جایز مدد دینے کو تیار ہے - چارٹر ضرور مل جائیگا
اعلیٰ پروفیسر سب آجائین گے - رفقار طلباء سب اکٹھے ہوجائین گے - چاہئے کیا ہے ؟
روپیہ - صرف روپیہ - اور مانگنا کن سے ہے ؟ - تم سے اور صرف تم سے - ۵

دل مین اک درد اوٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانئے کیا یاد آیا

ہائے روپیہ کا ذکر آگیا - کیا قوم بالکل مفلس ہے ؟ - نہین ! غلط - کیا دینا نہین چاہتی ؟
یہہ بھی غلط - کیا مانگنے والون پر اعتماد نہین ؟ - یہہ تو بالکل ہی غلط - قوم وہی قوم تو ہی
جسے ابتک " بخالِ ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را " پر مزا آتا ہے - قوم وہی تو قوم ہے
جو ابتک وجد مین آکر کہتی ہے -

" ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز "

مانگنے والے وہی مانگنے والے تو ہین جن کے لئے ہر جگہ آنکھین بچھائی جاتی ہین جن کی
ہر بات پر تحسین و آفرین کے نعرے بلند کئے جاتے ہین - کیونکر عقل باور کرے کہ ایسی قوم اور
ایسے مانگنے والون کے ہوتے روپیہ جمع نہین ہوتا - مگر یہہ ایک .Fact ہے اور قابل افسوس
.Fact ہے کہ روپیہ جمع نہین ہوتا - اوسقدر جمع نہین ہوتا جسقدر یونیورسٹی بنانے

ایک نیا کام ڈالنا چاہتا ہون - مجھے نہین معلوم کہ یوروپ کی کوئی یونیورسٹی کسی فیلو یا رفیق
سے ایسا کام لیتی ہے یا نہین؟ مگر ہماری ضرورتین کم از کم سرِ دست خاص ہین اور ہمین بالکل
تقلید کا بندہ نہ بن جانا چاہئے - وہ کام یہہ ہے کہ فیلوز یہہ تو کرین ہی گے کہ اپنے اپنے
مذاق کے موافق خاص خاص علوم مین کمال حاصل کرین مین یہہ چاہتا ہون کہ یہہ کام نہ فیلوز
ہی کرین بلکہ ایسے کام کرنیوالون کو بھی فیلوز مقرر کر لینا چاہئے جو قوم کی ضرورتون کو پورا
کرنا اپنے ذمہ لین - دس پانچ رفقاء ایسے ہون جو قوم کا ایک ایک کام اپنے ذمہ لے لین -
اور سینٹرل انسٹیٹیوشن مین بیٹھکر اوس کی انجام دینے کی تدبیرین سوچین اور عملی طور پر قوم مین
اوس کو جاری کرین - مثلاً ایک فیلو اپنے ذمہ اپنی عُمر بھر کے لئے یہ کام لے کہ مین قوم مین سے
سُستی کاہلی اور عیش پسندی کم کراؤن گا - اس مضمون کو بہت باقاعدہ طور پر مُطالعہ کرے
اگر مقرر ہے تو قوم مین دورہ کرتا پھرے اور اس کا اور محض اس کا لکچر دے - اگر مضمون نگار
ہے تو مُسلسل مضامین لکھے - ممکن ہو تو جا بجا سوسائٹیان اس غرض کے پورا کرنے کے لئے
بنوائے - وغیرہ وغیرہ - دوسرا فیلو اپنے ذمہ یہہ لے کہ قبیح رسمیات اور فضول خرچی قوم سے
چُھڑوانے کی کوشش کرون گا اور مُستقل باقاعدہ کوشش کرے - تیسرا فیلو مذہب کو نہتار
اور نئے خیال اور نئی روشنی کے گلاس مین قوم کو پلائے - اسی طرح ہر رفیق کوئی مُہتم بالشان
کام اپنے ذمہ لیلے - اوس کے پیچھے اپنے آپ کو مٹا دے - پھر دیکھین قوم کیون نہین سنبھلتی -

آدمی پہلے محبت مین بگڑے تو بنے
جب ملے خاک مین دانہ تو شگوفہ نکلے

یہ کام اب بھی ہوتے ہین مگر چونکہ متفرق اور بیقاعدہ طور پر ہوتے ہین کوئی خاص قابلِ
وقعت نتیجہ نہین پیدا ہوتا -

گُلنہ چینیان نکرو اون کو اون کے حال پر چھوڑ دو - اپنا درد دکھ اون سے کہو علماء اور فقراء غریب لوگونکو تمہارے لیکچرون اور اسپیچون سے زیادہ بااثر طور پر تمہارے کام کیطرف متوجہ کر سکتے ہین - یہان مین یہہ بات صرف اشارہ کی طور پر کہتا ہون کسی اور موقع پر انشاءاللہ اسکو بطور ایک مکمل اسکیم کے پیش کرون گا - الغرض تمہین ایسے لوگون سی رجوع کرنی چاہیے مین پوچھتا ہون کہ اگر مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی کو تم اپنے کام کیطرف متوجہ کر سکو تو جبی شریف کی موقع پر کیا تمہین دو چار ہزار روپیہ ہی نہین مل سکتے ؟ - اجمیر شریف دہلی شریف اور ہر شریف جگہ سال بسال صدہا عرس ہوتے ہین اور کسبل لوٹش تو دس بیس ہی ہوتے ہین باقی سب کھانے پینے لوگ ہوتے ہین اگر تم فقراء مین جو منڈھ ہین اون سے رسائی پیدا کر سکو تو کیا تمہین دس بیس ہزار روپئے مُفت گھر بیٹھے ہر سال نہین مل سکتے ؟ - مگر بات یہہ ہے - ع

کچھہ ہم کھچے کھچے رہے کچھہ وہ کچھے کچھے
اس کشمکش مین ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا

لکچرون اسپیچون اور مُہذب فرقون کی داد و دہش کا حال تو تمہین معلوم ہو گیا اب تم ذرا اسید ھے سادے غریب مُسلمانون کو بھی ٹٹولو اور اون تک پہونچنے کی وہی تدبیر ہے جسکا مین نے اشارہ کیا ہے - خیر یہہ تو جملہ معترضہ تھا - سلسلۂ سخن وہان ہی ہے کہ ہم قوم کی ضرورتون کو پورا کرنے کے لئے محمڈن یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین - مین لی آنریبل مسٹر محمود اور مسٹر مارسین دونون کی اسکیمین مطالعہ کین مُسلمانون کی ضرورتون کے موافق دماغی تعلیم کا نصاب مقرر کیا گیا ہے - مذہبی تعلیم کے لئے گنجایش رکھی گئی ہے - مجھے ان اسکیمون کی نسبت یہان کچھہ نہین عرض کرنا - فیلوز یا رفقاء پر قومی ضرورتون کی موافق

دینے کے قواعد ہین اوسی طرح قلب کو تربیت دینے کے قواعد ہی ہین۔ دماغ کی تربیت سی علمی ایجادی۔ اور تم تجربہ سے بہتر جانتے ہو اور کیا کیا آتشبازی دُنیا مین چھٹتی ہے قلب کی تربیت سی سچا سوز۔ سچی ہمدردی اور قوم کی ضرورت کیوقت مٹ جانا آجاتا ہے اصلاح قلب تصوف نی اپنے ذمہ لی تہی مگر قوم کا عالمگیر تنزل جو ہے تو آج اوس کے حال یعنی فقرا بھی اپنے فرض سے غافل ہین۔ الّا ماشاء اللہ ہم تو یہہ چاہتے ہین کہ قوم مین ہمدرد۔ دلسوز۔ اور خدمتگذار افراد بڑھین اور اللہ کا شکر ہے بڑھنے بھی جاتی ہین۔ مگر باقاعدہ طور پر اس کی تعلیم نہین دی جاتی۔ یونیورسٹی اپنی ہوجائے تو تعلیمی صیغہ کے ذریعہ سے نہین تو رفقاء کے ہی ذریعہ سے ہم اس شق خاص کی بطور علم و فن دونون کی تعلیم دے سکتے ہین تم اپنی اس وقت کی خوش نصیبی کا اندازہ کر سکتے ہو جب یہہ سب تعلیمین دیتی۔ دُنیوی دماغی قلبی وغیرہ تمہین ملنے لگین اور تمہاری Mint دواتیان۔ چوانیان۔ اکنیان روپے اور اشرفیان سب ڈھالنے لگے۔ یا اللہ جلد ایسا کردے جس زمانہ مین تصوف اصلاح قلب کی تعلیم دیا کرتا تھا کیا کیا مرد پیدا ہوئے۔ اونہون نی اسی ہندوستان مین کیا کیا حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے حال مین ہے کہ جب آپ دہلی بھیجے گئے تو آپ اپنے پیر حضرت خواجہ بزرگ معین الدین سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نائب رسول اللہ فی الہند کے فراق مین بہت بیچین رہتے تھے اور اکثر عرایض لکھتے تھے کہ مجھے پھر اجمیر بلا لو۔ خواجہ بزرگ نی کئی دفعہ کے بعد لکھا کہ میرے پاس رہنی یا مجھہ سے ملنے کے خیال کو اب چھوڑ دو۔ تم جس کام کے لئے دہلی بھیجے گئے ہو اوسے پورا کرو۔ اگر ایک آدمی ہی تم سے راہِ راست پر آگیا تو میری اور تمہاری دونون کی مغفرت ہو جائیگی۔ اللہ اکبر ان کو کو اصلاح قوم کا کسقدر خیال تھا۔ اب پھر ایسے بزرگون کی ضرورت ہے۔ مگر کہان سی لائین

محمڈن یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ روشن خیال سچے ہمدرد - بغرض رفقاء اگران کا موئنین ہاتھ ڈالین گے تو بات ہی اَور ہو جائیگی - ادھر یونیورسٹی اپنے تعلیمی صیغہ مین صحیح الدماغ صحیح القلب صحیح الایمان نوجوان ڈھالنے شروع کریگی - مجھے تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ دس بیس برس ہی مین کچھہ کا کچھہ ہو جائیگا - یونیورسٹی تو جب بنیگی جب بنیگی میرا یہہ جی چاہتا ہے کہ کالج سے یہہ کام شروع ہو جانا چاہئے - فیلوز تو مین نہین ایک آدھ Gifted مدرس اپنے خالی اوقات کو اپنے مذاق کے موافق کسی ایسی شق کے عملی طور پر انجام دینے مین صرف کرے جو مین نے اوپر بیان کی ہین اور اس طور پر اس نیک کام کی بُنیاد ڈال دے مجھے خبر نہین کہ یہہ کام اب تک کسی نے شروع کیا ہے یا نہین ؟ - اگر کیا ہے تو مین مُبارکباد دیتا ہون قوم مٹ رہی ہے جو جوان مین سے سنبھلتے جاتے ہین وہی اوسے زندہ کرنا چاہتے ہین اور واقعی ایسا کرنا اونہین کا فرض ہی ہے - بیچارون پر دوہرا کام آ پڑا ہے خود سنبھلین اور قوم کو سنبھالین - مگر مجبوری ہے سوای اس کے کوئی اور چارہ نہین - دوسرا علاج نہین اللہ انہین کامیاب کرے اور فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة عطا فرمائے - میرا جی یہہ ڈھونڈھتا ہے کہ انہین سنبھلنے اور سنبھالنے والون مین ایک تعداد گو وہ کتنی ہی کم کیون نہو - ایسی ہو کہ سنبھلنے کے بعد مٹے جانیوالی قوم کو سنبھالنے مین پہر اپنے تئین میٹ دے - دماغ مین ذراسی شورش ہو - دل مین ذراسا درد ہو اور زبان حال سے کہتے ہون

نہ تنہا یہہ دل بلکہ جان بیچتا ہون
مین ہستی کی ساری دُکان بیچتا ہون

اے قوم ! اسی نے سید کو سید بنایا تھا ورنہ خالی خولی اسپیچون اور لکچرون سے نہ کبھی کچھ ہوا نہ کچھہ ہو - دُنیا ایک نہایت باقاعدہ اور باضابطہ چیز ہے - جیسے دماغ کو تربیت

پیارا جو ہمین پاؤ بھر میٹھے چاول کہلوا دے"۔ آؤ ہم سب ملکر صدا لگائین "ہے کوئی مو لا کا پیارا جو ہماری یونیورسٹی بنوا دے"۔ اب اگر قوم اسے تسلیم کرے تو اُس پر ٹوٹ پڑنا چاہیے ابھی تک یہہ کام زیادہ تر علی گڈہ پارٹی نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ مگر کیا وجہ ہے کہ سب ہی خواہان قوم مل کر گویا ایک باقاعدہ انجمن یونیورسٹی اور محض یونیورسٹی کی اغراض کے واسطے نہ بنائین؟ اور کیا وجہ ہے کہ کانفرنس دو الگ الگ فنکشنز مین تقسیم نہو جائے ایک محمڈن یونیورسٹی۔ دوسری سلیبس تعلیمی امور جتنے اشخاص محمڈن یونیورسٹی سے خاص دلچسپی رکھتے ہین یا جن کے پاس اُس کی اغراض شایع کرنے کے یا چندہ جمع کرنے کے وسایل موجود ہین وہ ممبر طور پر انجمن یونیورسٹی اور یونیورسٹی سیکشن آف کانفرنس کے ممبر کر دئے جائین۔ ہر ممبر کی ایک مقررہ کم از کم ماہواری فیس ہو اور مقررہ فرایض۔ ہر ممبر اپنے فرایض ادا کرتا رہے اور اگر ممکن ہو تو جا بجا چھوٹی چھوٹی انجمنین بنین۔ یہہ سب اپنی کارروائی اور جمع شدہ چندہ سنٹرل انجمن کو بھیجین۔ اور کانفرنس کی یونیورسٹی سیکشن مین اس کی سالانہ رپورٹ پڑھی جایا کرے۔ امور تنقیح طلب پر بحث ہوا کرے اور کامیابی کی تدابیر سوچی جائین۔ یونیورسٹی اگر کل ہی بن جائے تو بھی برسون تک قوم کو اوس کے متعلق سوچنا اور غور کرنا پڑیگا۔ اس حساب سے بہت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کارکنون اور طرفدارون کی ایک انجمن بن جائے۔ اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرح اس کے ممبر ماہواری چندہ دیا کرین۔ مین معاف کیا جاؤن اگر مین نے کوئی وہ بات دوہرا دی ہو جو اب بھی ہو رہی ہے، یا جو بعد غور کے رد کر دی گئی ہے۔ میری مراد یہہ ہے کہ مستقل پختہ اور باقاعدہ انجمن ہو اُسکی پیٹرن اور وایس پیٹرن۔ لائف ممبر اور ممبر وغیرہ نہایت باقاعدہ طور پر مقرر ہون اور انجمن حمایت اسلام کی طرح سارے ملک مین اوس کا اعلان ہو جائے۔ کالج میگزین مین

اے قوم! اگر ہم میں پھر مرد پیدا ہو سکتے ہیں تو وہ محمڈن یونیورسٹی ہی کے ذریعہ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔

فرید الحق والدین حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اونچھتی ہوئی نصیحت سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت سلطان نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کو یہہ کی تھی کہ فقیر کو چاہیے کہ مر بھی جائے تو اپنی ذاتی خواہش کے پورا کرنے کے لئے قرض نہ لے حضرت سلطان جی فرماتی ہین کہ مین نے عمر بھر ایسا ہی کیا۔ دیکھو صحیح قلب والون کی باتین ایسی ہوا کرتی تھین۔ بتا بنوائے کیا کیا جوانمردی سکہاتی تھے اور سیکھنے والے کیا کیا کمال سیکھتے تھے۔ اگر ہم مرد ہین تو آئین اور کہین کہ یہہ عمر اور یہہ مال قوم کے صدقے۔ اگر نہین ہین تو مر گر کر محمڈن یونیورسٹی بنالو اور دماغ اور قلب دونون کو تعلیم دو۔ سب کچھہ ہوجائیگا۔ ہم سب سے پہلے قوم کی دنیاوی حالت سنوارنی چاہتے ہین۔ افلاس کاہلی نفاق عیش پرستی۔ جہالت۔ بی ہنری وغیرہ وغیرہ نکالنی چاہتے ہین۔ اس کے لئے ہر جائز تدبیر کی جارہی ہے اور کیجا ئیگی۔ اور قوم سنبھلتی جاتی ہے اور سنبھلتی جائیگی۔ بالکل بے ضرورت ہو کہ ہم قوم پر ایک دم سے نکات مذہب اور نفائس تصوف کھینچ مارین اور خلط مبحث کردین۔ مگر جماعت ریفارمیشن مین ایسے افراد ضرور ہونے چاہئین جو ہر کیل کانٹے سے درست ہون اور آہستہ آہستہ مذاق قوم کو اس طرح تبدیل کردین کہ دنیا سنور جانیکے ساتھ ساتھ یا کم از کم دنیا سنور جانے کی بعد دل مین اور اعلی خوبیان کیرکٹر کی۔ ہمت و استقلال کی۔ نور ایمان کے سچے ایثار اور اخوت کی اور Last though not the least قوم بہشت جانیکی پیدا ہو جائین۔ میری رائے مین یہہ سب کچھہ صرف یونیورسٹی اور فیلوز ہی کے ذریعہ سے ممکن ہے۔ میرے محلہ کا فقیر کبھی کبھی یہہ کہتا ہوا آتا ہے کہ "ہے کوئی مولا کا

ضمیر روشن ہو جائینگے - ہمتین بڑہ جائینگی - سچا سوز پیدا ہو جائیگا - اور تم - واللہ تم قوم

کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو صاف نکال لیجاؤ گے -

صحیح - تندرست - جوان - خوبصورت - شاندار اور باوقار تھا جب اسلام ہندوستان مین آیا

کبھی کبھی کچھہ کھٹ پٹ بھی ہوئی مگر آخر کار اس لیلاے خوش جمال پر مجنون وار فریفتہ ہوگیا

یہان تک کہ اپنے بڑے بڑے تاجدار یہان خاک مین ملائے - بڑے بڑے زبردست علما اور کامل

فقرا اس کی نذر کئے - کچھہ لطف بھی اوٹھایا - مگر سے

لکھے کی کیا خبر تھی یہہ کون جانتا تھا

لیلی کے ساتھہ پڑھکر مجنون خراب ہوگا

مآل کار یہہ ہوا کہ آج ہم ہین اور یہہ رونا - اوٹھو اور دوڑو اور جو کچھہ بن سکے کر گذرو -

سب سے پہلا کام اور جو بالکل مشیت ایزدی کے موافق معلوم ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ اپنی پولٹکل

اور دنیاوی زندگی بالکل انگریزون کے ساتھہ حفش کردو - ہمت - استقلال - علم وفضل اور

ڈیوٹی وغیرہ کی جو جو برکات سبقاً یا تقلیداً تم اس بینظیر قوم سے سیکھہ سکتے ہو سیکھو اور خدا کو

خدا سمجھکر - رسول کو رسول سمجھکر ایسے سچے ادب اطاعت اور وفاداری سے پیش آؤ کہ بندہ اور

خدا دونون کی نظر مین ایک شریف Poi m.b. رعیت کا نمونہ بن جاؤ - ادہر یونیورسٹی

بنالو اور اپنی دینی اور اخلاقی حالت مین جو جو اصلاح درکار ہے کرلو - بس تم قطعی یہان بہی

پاس ہو جاؤگے اور وہان بھی لاریب فیہ تقدیر سے - تدبیر سے - دوا سے - دعا سے -

پر پرزے جھاڑکر کینچلی بدل ڈالو اور جس طرح ہو سکے یونیورسٹی بناؤ - یونیورسٹی تمھین اسقدر

اور ایسی مختلف ڈگریان دیدیگی کہ یہہ جو آئے دن تم پر نت نئی ڈگریان کہین جہالت کی

کہین فضول خرچی کی - کہین بغض ونفاق کی - کہین بے دینی کی ہوتی رہتی ہین یہ سب

محمڈن یونیورسٹی کی انجمن کی کارروائی چھپتی رہے - اگر ممکن ہو تو چھوٹے چھوٹے مضامین
مقاصد یونیورسٹی پر لکھے جائین اور ہزارون کا پیان ملک مین تقسیم کی جائین - میری
رائے مین یہہ اوراس قسم کی اور ندابیر بہت مفید پڑین گی - اور انشاءاللہ یونیورسٹی ضرور
بن جائیگی - حضرات اگر خدانخواستہ یونیورسٹی نہ بنے تو آج نہین کل - کل نہین پرسون مٹ جانا
تحقیق ہے - مگر مین تجویز کرتا ہون کہ مٹتے مٹتے اور مرتے مرتے بھی یونیورسٹی اور اوس کے
ذریعہ سے جو برکات قوم مین پھیلانا چاہتے ہو اون کا خیال نہ چھوڑنا چاہئے - اور کچھہ نہو
تو یہی ہماری یادگار رہجائے - اس بات مین ہم نمونہ بنکر مر جائین - اس سے یہہ نہ سمجھنا کہ مین
خود مایوس ہون یا تم کو مایوس ہونیکی ترغیب دلانی چاہتا ہون - اگر مین ایسا کرتا ہی
تو تم کا ہیکو مانتے - تم مین تو بچہ بچہ "لاتقنطوا من رحمة الله" پر ایمان رکھتا ہے اور خدائے
مسبب الاسباب کے ساتھہ حسن ظن بلکہ اوس پر پورا بھروسہ ہے - تمھارے ایمان کی ڈکشنری
مین مایوسی کا لغت ہی نہین ہے - اوس پر طرہ یہہ کہ اللہ کی رحمت کو بلایا ہی وہ آئی ہی
تمھاری قومی تاریخ مین بیشمار .Point ایسے ہین جہان رحمت باری نے ہزارون
کرشمے ایسے دکھائے ہین کہ "ادھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا" بھلا تم کیون مایوس ہونے لگی
بہت سی بہت یہہ ہے کہ رحمت باری کو بلانیکے طریقے بھول گئے ہو - سو اب پھر یاد کر سکتے ہو
صلاح الدین کی لایف پڑہی ہے کس طرح وہ خدا کے سامنے گڑگڑاتا تھا اور کیسے کیسے
نازک وقتون مین اللہ نے اوس کا ساتھہ دیا - تم مین سے بھی جو جماعت خدمت قوم کیلئے
مستعد ہوئی ہے اوسی چاہئے کہ اپنے پیشواؤن اور ہیروز کی تقلید کرے - زمانہ کی نئی رفتار
کے موافق پبلک مین بہی کرو جو کر رہے ہو - مگر فرصت ملے تو تخلیہ مین خدا کے ساتھہ کچھہ عجز و نیاز
کرو - رو ؤ - گڑگڑاؤ - دوہائی تہائی - واسطے - وسیلے سب کچھہ دو - رجوع الی اللہ سے تمھارے

اب کوٹ پتلون ٹرکی ٹوپی - داڑھی ندارد وغیرہ وغیرہ پر پہلے سے جو پھبتیاں تھی اعتراض نہیں ہوتے - اب جو نکتہ چین صرف یہہ ڈھونڈھتے ہین کہ یہہ سب کچھہ کرین مگر اسکے ساتھہ اصل اصول اسلام کے پابند پوری نہین تو ادھورے ہی سہی ضرور ہون ضرور سب سے مقدم پابندی صوم و صلوٰۃ چاہتے ہین - اگر پرانی خیال والے یہہ چاہتے کہ کالج مین کبوتر بازی ہو - پتنگ اڑائی جائین ناچ رنگ کی محفلین گرم ہون تو خیر ایک بات بھی تھی کہ انکا دل الٹ گیا ہے انکی کون سنے - مگر جہان تک وہ ایسی اصلاح چاہتے ہین جو واقعی ٹھیک ہے اوسمین کیون دریغ ہونا چاہئے؟ - مین خود کالج کا طالبعلم رہچکا ہون کالج کے لڑکون سے Touch رکھتا ہون بیشک ادائے نماز وغیرہ کا انتظام کالج مین پختہ ہے - یون بھی کالج کے طالبعلم پابند مذہب ہوتے ہین مگر انصاف یہہ ہے کہ معترضونکا اعتراض بالکل بے اصل بھی نہین ہے ہمین اسکی کچھہ پرواہ نکرنی چاہئے ساری قوم جیسے مذہب مین سست ہے ہم بھی ہین مگر ہمارے ساتھہ تو وہی پخ لگی ہوئی ہے کہ ہمین کا فرقوم کے سامنے صحیح الدماغ صحیح القلب نوجوان مسلمانون کا نمونہ بنکر دکھانا ہے اور یونیورسٹی کا بننا بہت کچھہ اسی سے متعلق ہے کہ طلبا ء کالج کیا کیا نیک رائین قوم سے حاصل کرتے ہین اگر کسیقدر شاق بھی گذرے تو بھی اشد ضروری ہے کہ کالج کی مذہبی حالت مین ایک نئی روح پھونکی جائے محسن الملک تو خود دیندار مسلمان ہین خدا کا شکر ہے ماریسن صاحب کی ہمیشہ سے اس بات کی طرف خاص توجہ ہے - ہر طرح اُمید ہے اور قوم کو پورا بھروسہ رکھنا چاہئے کہ کالج مین سچی دینداری کا چرچا دن بدن بڑھتا جائیگا اور جب کالج وسیع ہو کر یونیورسٹی بنیگا تو یہی جز وسیع ہو جائیگی اور کسیکا کوئی اعتراض پھر نہ آسکیگا - اے خدا قوی و قادر غفور و رحیم - واسطہ اپنے شفیع مطاع نبی کریم کا ہمپر رحم کر - ہماری قوم کو محاسن سے بدلدے ہمارے تعصبات جہالتین بد کردارہان بے دینیان غفلتین سستیان ہم سے چھڑوا دے اور ہمین علم و فضل حسنی چالاکی ٹھیک سمجھہ بوجھہ صحیح دنیا داری سچی دینداری سکھا - پسند فرما کہ محمڈن کالج اور محمڈن یونیورسٹی ہماری موجودہ قومی ضرورتونکا کامل علاج ہو اور بخشدے کہ ہم ٹوٹی پھوٹی مسلمان یونیورسٹی بنالین آمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

کورٹ ہوجائین گی۔ اور تمھاری زندگی ہر طرح لطف اور عزت و آبرو سے بسر ہونے لگیگی۔
اے وہ لوگو! جو قوم مین سربرآوردہ ہو اور جنہون نے وقت پر سنبھلکر اپنے تئین تعلیم اور
اصلاحِ حال کی سچی ڈگر پر ڈال لیا ہے تم نے بہت اچھا کیا ہے اور بہت اچھا کر رہے ہو
کم از کم تم .Safe ہو۔ مگر یہہ لاکھون بے سمجھہ تقدیر کے مارے غریب مسلمان بھی تمھارا ہی منھہ
تکتے ہین ان کا سنبھالنا بھی تمھارا ہی کام ہے اور تم ہی سے ہو سکتا ہے انکو نہ تیرایا تو کیا ہی کیا

تمنے گر اپنے تئین صرف سنبھالا تو کیا
کسی تقدیر کے بگڑے کو سنبھالا ہوتا

یونیورسٹی بناؤ اور غریبون کی ہمدردی مین اپنے آپ کو مٹاؤ۔ تم ہی مین سے دس پانچ نے
اپنے آپ کو مٹا رکھا ہے۔ تم ہی مین سے تھوڑے آدمی اور نکلین پھر ہر طرح قوم کا بول بالا ہے
اُمرا اور روسا ...بت تمھارا ساتھ دیتے ہین اور دین گے۔ مگر اون کی ذمہ داریان اور
ضرورتین اونھین ...یا بننے نہین دیتین۔ یہہ کام تمہین ہی کرنا ہے۔ اون کی خیر مناؤ۔
دعائین مانگو۔ وقت بے وقت قوم کا رونا اون کے آگے روؤ۔ کچھہ نہ کچھہ مل ہی جائیگا۔ بلکہ اب تو
ہم بڑے زور کیساتھہ کہہ سکتے ہین کہ بہت کچھہ ملجائیگا۔ ایک اور بات مین عرض کرنا چاہتا
ہون مشکل یہہ ہے کہ لیڈری بات کالج ہی پر آن پڑتی ہے۔ ساری قوم کا رُخ ایک خاص طرز پر کالج
ہی کی طرف ہے جو اوسکے طرفدار ہین وہ اوسکے مدح ہین جو مخالف ہین وہ نکتہ چینیان کرتے
ہین جی اون کا یہہ ڈھونڈھتا ہے کہ اون کے خیال کے موافق بعض صلاحین ہو جائین۔ جب
ریفارمیشن شروع ہوا تھا تو ضرورت وقت کے مطابق کالج کو بالکل نیا رنگ نیا لباس بنا قالب
دیا گیا جس سے وہ پرانے خیال والون کو ایک ہوّا معلوم ہوتا تھا۔ اوسکی سزا اون لوگون نے اپنے مقدور
کے موافق سید مرحوم کو کیا کیا نہ دی۔ مگر موجودہ نسل کو خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ وہ وقت گذر گیا

ہمارا مُدعا صرف اِتنا ہے کہ مُسلمان اپنی موجودہ حالت کو سمجھین۔ جہان جہان اس مین اصلاح
کی گُنجایش ہے اوسے دلنشین کرین اور قوا انفسکم واھلیکم نارا کی تعمیل بر حسبِ استطاعت
مُستعد ہون۔ اتنی چیزین ہمین اچھی طرح حاصل ہین۔ خدا ے تحقیق تم الاٰن کما کان موجود
و برقرار ہے۔ قُرآن مجید کی پاک تعلیم جُون کی تون ممکن الحصول ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی گُہر افشانی مایۂ حیاتِ انسانی یعنی مجموعۂ احادیث بلا شرکت غیرے ہماری جاگیر ہے۔ فُقرا
کاملین ہم مین موجود ہین جو اپنے آرام و آسایش کو چھوڑ کر خُدا سے لو لگائے رہتے ہین اور تزکیۂ
نفس اور تصفیۂ قلب کے لئے ترک لذات کرتے ہین اور ہزارون طرح کی تکالیف اوٹھاتے
ہین۔ عُلما ء صالحین حامیانِ شرعِ متین ہم مین موجود ہین جو علمِ دین کے حاصل کرنے اور
پھر اوس کی اشاعت مین کیا کیا شاقہ محنتین اوٹھاتے ہین اور زندگی کی ضروریات کو
از حد محدود کر کے تقریباً فاقہ و فقر پر قناعت کرتے ہین۔ یہی تو وہ لوگ ہین جن کو اللہ تعالیٰ
نے ذریعہ بقاے اسلام بنایا ہے۔ انھین کے صدقہ مین ہم دُنیا دار لوگ مُسلمان ہونیکا فخر
کرنے کے قابل ہین۔ اللہ انہین جزاے خیر دے اور ضرور دیگا کیونکہ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین
یہ ایک گروپ ہمارے محصلات کا ہے۔ اِن سب کے ہوتے ہمین یہہ دیکھنا ہے کہ آیا ہماری
موجودہ مذہبی حالت ویسی ہے جیسی ہونی چاہئے؟۔ کیا ہم زندگی کی ضروریات کو جن کی
صراحت کر دی اور جن کے وسایل پر عبور کرانے کے لئے مذہب دُنیا مین جاری ہُوا ہے کما حقہ پورا
کر رہے ہین؟۔ کیا ہم منشاء خُداوندی کے مُطابق اپنی روحانی زندگی بسر کر رہے ہین؟
کیا ہم اپنے دنیاوی مشاغل مین اُسی سرگرمی۔ راستبازی اور استقلال سے مصروف ہین جو
ہمارے لا رھبانیۃ فی الاسلام بتانیوالے پاک مذہب کا منشاء ہے؟۔ کیا ہم اپنے عقاید
اعمال اور معاملات کی رو سے خُدا اور رسول کے سامنے سُرخرو ہین؟۔ کیا ہم یوم لا ینفع مال

اہلِ دِل کی خدمت میں اِلتماس

"یا ایّھا الذین امنو اقوا انفسکم و اھلیکم نارا" خداوند تعالی کا یہہ شفقت آمیز فرمان کہ "اے مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو آگ یعنی بربادی سے بچاؤ" ہر شخص کے واسطے ایک مستقل یاد دہانی ہے - اور جسقدر زیادہ اس کو پیش نظر رکھا جائے اوسی قدر زیادہ اپنی اصلی حالت کا ادراک ہونا سہل ہے اپنے تئین اور اپنے متعلقین متوسلین اور دست نگرون کو بربادی ذلت - جہالت اور ہر طرح کی تباہی سے بچانا اللہ تعالی نے شرط زندگی اور جوہر شرافت قرار دیدیا ہے - کم و بیش ہر شخص اس کا مکلف ہے اور کچھہ نہ کچھہ ذریعے اس کی تکمیل کے ہر شخص کو عطا کئے گئے ہین انسان کی بڑی فضیلت اس مین ہے کہ وہ اورون کی بہی بعض ضرورتون کا ایک حد تک ذمہ دار قرار دیا گیا ہے اور یہہ بات کہ اپنی ذمہ داریون کے ادا کرنیکے وسایل اسے پورے نہین تو تھوڑی بہت ضرور حاصل ہوتے ہین یا ہو سکتے ہین - زندگی کو بدرجہ غایت قابل قدر بنا نیکے لئے کافی ہے - اس عرضداشت مین ہمین یہہ پیش کرنا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان کہان تک بربادی کے کنارے آگئے ہین اور قوا انفسکم و اھلیکم نارا کی تعمیل اُنپر کس کس طرح فرض ہے

ہم نہ اس بات پر بحث کرتے ہین کہ کسی زمانہ مین مسلمانون کی کیا حالت تہی اور اب اُسکے مقابلہ مین کیا ہے - اور نہ یہہ کہنا چاہتے ہین کہ اور قومون کی کیا حالت ہے اور اون کے مقابلہ مین ہماری کیا ہے - ہرچند ایسا کرنا نہایت مفید ہے مگر ہمین نہ اپنی پہلی عظمت یاد دلا کر رُلانا مقصود ہے اور نہ اَورون کی ثروت دکھا کر خواہ مخواہ ذلیل کرنا منظور ہے -

اگر ہم پکے دیندار ہوتے تو کیا ہم مین عیش پسندی سستی - کاہلی - بے ہنری جہالت بیجا تعصب وغیرہ وغیرہ ذمائم ہوتے ؟ کیا ہم مین یہہ بے حمیتی ہوتی کہ ہمارے سامنے پلاؤ کی رکابی ہو گو ہزارون قحط زدہ مُٹھی بھر دانون کے لئے دم توڑتے ہون ؟ کیا ہم جایز رکھتے کہ ہمارے رسوم قبیحہ مین خُدا کی دی ہوئی دولت برباد ہو اور قوم کے بیشمار افراد بے استطاعتی کے باعث بیعلم - بیہنر بیدین رہجائین ؟ - کیا ہم سے ہو سکتا کہ ہزارون رانڈین بے گھر بے در ہون ہزارون کنواری لڑکیان بے بیاہی رہجائین اور ہم کثرت ازدواج عیش پرستی اور ہر خواہش نفسانی پوری کرنے کے لئے اپنے کُل قوی کُل دولت - کل وقت صرف کر دین ؟ - کیا ہمارے دل ایسے سپاٹ ہو جاتی کہ ہم اپنے لڑکون کی مسلمانیون مین سینکڑون روپیہ اوٹھائین اور مسلمان ہوئے ہوائی یتیم بچے ناداری اور بے وارثی کے سبب غیر مذہب والون کے ہاتھہ مین پڑجائین ؟ کیا ہم دیکھہ سکتے کہ گورمنٹ پکار پکار کر کہے کہ لایق - تعلیم یافتہ - ستدین - جفاکش مسلمان اعلی عہدون کے لئے آئین اور ہم مین سی بیرا - خانساماں - خدمتگار - چپراسی وغیرہ وغیرہ کی ٹھیپ کی ٹھیپ نکلی مگر عہدہ داری کی لایق گورمنٹ نسو مانگے تو مشکل سی دو ہی دیسکین ؟ کیا ہماری جائدادین فضول خرچیون مین رہن ہو کر کوڑیون کے مول بکتین ؟ - کیا ہماری اولادین ہماری آنکھون کے سامنے آوارہ ہوتین بلکہ کیا ہم خود اونھین آوارہ کرتے ؟ -

پھر سرے سے چلو - کیا ہمین اصلاح قلب کی وہ تعلیم مل رہی ہے جو رفاہ عام کی بڑے کامون مین بیدھڑک ہاتھہ ڈالنے کے لئے سچا توکل - سچا ایثار اور اپنی خواہشون کو محدود کرنا سکھاتی ہو - یا ہمت - جرأت - پاکیزگی اور دیگر اعلی خوبیون کے حاصل کرنیکے واسطے تقرب الی اللہ اور خشوع وخضوع ہم مین حلول کرتی ہو ؟ - کیا ہم وفی انفسکم کے نور سے منور ہو کر منبع صلاحیت وخزن راستی بنائے جارہے ہین ؟ - کیا ہم کومن کان فی ھذہ اعمی

ولا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم کی آزمایش کیلئے بالکل تیار ہین ؟۔

دوسرا گروپ ہماری فتوحات کا یہہ ہے کہ زمین آسمان عناصر ملک۔ پیداوار۔ حرفت صنعت۔ تجارت۔ دُنیا مین یہہ سب موجود ہین۔ یہان یہہ دیکھنا ہے کہ کیا ہم ان سب سے وہ نفع اوٹھا رہے ہین جو وہ ہر شخص کو دینے کے لئے ہر وقت موجود ہین؟۔ کیا ہم ان نعمای آلہی سے بہرہ ور ہین؟ اور اگر نہین ہین تو کیا ہم کفرانِ نعمت نہین کر رہے ہین۔ اور روگردانی کی سزا کے مستحق نہین ہین ؟

تیسری چیز جو ہمین حاصل ہے وہ ایک عادل۔ خُدا ترس علم دوست۔ اولوالعزم صاحب حمیت گورنمنٹ ہے جسنے اصلاحِ معاش و معاد کو راستے کھول رکھے ہین جو رعایا کی ہر جائز ترقی کی مُمد و معاون ہے۔ ایسی خُداداد گورنمنٹ کے ہوتے ہمین یہہ دیکھنا ہے کہ کیا بحیثیت رعایا ہونیکے (اور یہہ حیثیت خُدا ساز ہے اور اسکو پورا اُتار دینا ہی فرض ہے) ہم اون سب برکات کو حاصل کر رہے ہین جو گورنمنٹ اپنی رعایا سے دریغ نہین کرتی؟

قصہ مختصر ہمین یہہ دیکھنا ہے کہ کیا ہم ایسے ہین جن پر اسلام کو ناز ہو؟ جنہین زمین اور آسمان خوشی سے اپنے ہان رکھنا قبول کرین؟۔ جو نعماے آلہی سے فیضیاب ہون اور جن پر ایک آزاد گورنمنٹ کی فائز المرام رعایا ہونیکا اطلاق پوری طور پر ہو سکے؟

اگر ہم پورے دیندار ہوتے تو حقوق اللہ اور حقوق العباد ہمین معلوم ہوتے اور اونہین ہم پورا کرتے۔ نہ ہمارے فقرا ونکمے بنکر نکمے بننے کی تعلیم دیتے نہ ہماری علماء فرقہ بندیان کمبختہا ہمی اور نفسا نفسی مین اُمت کو ڈالتے۔ نہ ہماری خانقاہین ویران ہوتین نہ ہماری مسجدین بے چراغ۔ نہ ہماری درسگاہین بے رونق۔ اسلام نے حیاتِ انسانی کی روحانی اور دُنیاوی دونوں ضرورتوں کو تسلیم کیا ہے اور اوس کی مجموعہ کا نام دینداری رکھا ہے

ہے نہ ہم علم دین سے بہرہ مند ہین نہ اعمال صالحہ سے آراستہ نہ معلومات وایجادات سے آشنا
نہ صنعت وحرفت سے واقفت اور نہ ملک اور زمانہ کی ضرورت کے موافق انگریزی اور اوس کے
متعلقات سے کماحقہٗ دست وگریبان۔ یہی ہمارے نقص ہین جو ہمین لئے مرتے ہین اور
جن کی بدولت ہماری عزت وآبرو کا جہاز اب ڈوبا اب ڈوبا۔ اب قطعی وہ وقت ہے کہ ہمین
خُدائے مہربان کی مُقدّس یاددہانی قوا انفسکم و اھلیکم نارا سے چونک کر اپنی اصلاح حال
کی طرف دل وجان سے متوجّہ ہوجانا چاہیئے۔

طول دینے کو توجسقدر چاہیئے ہندی کی چندی لگا لیئے مگر ہمارے تنزّل کی سرگذشت
اِن دو فقرون مین بیان ہوسکتی ہے کہ دولت اور ثروت کے نشہ مین پہلے ہم خُدا کو بھول
گئے پھر بمقتضائے عدل وانصاف خدا تعالیٰ نے ہمین وہ سزا دی کہ لینے کے دینے پڑ گئے
ورنہ گُمان بھی ہوسکتا تھا کہ توحید کا ڈنکا بجانے والے خیرالاُمم کا سرٹفیکٹ پانیوالے آج
اس حال مین ہون کہ مذہب کو اُن سے بٹّہ لگے۔ سوسائیٹی کی اُن سے بیعزّتی ہو۔ مُلک کو
اون سے عار ہو۔ اور خود بھی وہ زندگی سے تنگ ہون۔ ہمارا خُدا کو بھولنا اس طرح شروع ہوا
کہ ہم مین عیش پسندی اور اوس کے جلو مین بے غیرتی بے حمیتی اور بیحیائی تشریف فرما ہوئی
ان کی موجودگی مین عقل سلیم کب ٹھہر سکتی ہے کسی بات کا پس وپیش نہ رہا۔ حدود اللہ کو
بیدھڑک توڑنا شروع کیا اور حقوق العباد کو پیرون کے تلے روند ڈالا۔ غیرت خُداوندی جوش
مین آئی اور فدحرنا ھاتد میرا کے تعزدلّت مین سر کے بل دھکّا دیدیا۔ اب بیٹھے ہوئے
رویا کرو کہ ہائے ہم اسپین مین ایسے تھے اور بغداد مین ویسے تھے۔ فلان جگہ یہہ تھے
اور فلان وقت مین وہ تھے۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ قُدرت کا فتویٰ اٹل ہے اُسے بھگتو۔
نحنؔ علیہ القول“۔

وھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ کے راز سے باخبر کر کے دُنیا مین آنکھین کھول کر چلنا سکھایا جا رہا ہے؟
کیا ہم مین سے ہزار مین ایک کو بھی موتوا قبل ان تموتوا کا عملی سبق پڑھایا جا رہا ہے کہ قوم
کے لئے مٹ جائین اور دُنیا و مافیہا مین سے سوای خدمتِ قوم کے اور کچھہ اختیار کرین -؟
کیا ہمین قال اللہ و قال الرسول کی وہ پاک تعلیم اصولی اور عملی طور سے دی جا رہی ہے جو
ہماری زندگیون کو بالکل خُدا اور رسول کی نظر مین مقبول کرا دے؟ فارغ التحصیل ہو کر
ہزارون طالبعلم نکلتے ہین اور اشاعتِ اسلام کرتے ہین - مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ
اُمتِ محمدیہ مین برکات عمل بالسنتہ پابندئ صوم و صلوٰۃ اور پاکیزگئ حیات کسی قابل وقعت
درجہ پر بڑھتی جاتی ہے - اور معشر المسلمین روز بروز زیادہ راستباز یعنی مستعدہ اکل حلال
و صدق مقال کے عامل وغیرہ وغیرہ بنتے جاتے ہین؟ -

کیا ہمنے زمین و آسمان سے پورا کام لینا سیکھکر کانون مین سے معدنیات نکالنے - برقی
اور عنصری قوتون سے خدمات لینے مین مہارت حاصل کر لی ہے؟ - کیا ہم ایجادات اور
حرفت و صنعت مین ماہر ہو گئے ہین؟ - کیا ہم تجارت مین پڑ گئے ہین اور مُلک کی پیداوار
سے متمتع ہونیکے وسایل بہم پہونچا لئے ہین؟

کیا ہمنے زمانہ کی ضرورتون کے مُوافق علم و فضل مین یدطُولیٰ حاصل کر لیا ہے اور کیا ہم
خدماتِ گورنمنٹ کی شرایط کو پورا کر سکتے ہین؟ - المختصر کیا ہم "اپ ٹو ڈیٹ" یعنی بالکل
وقت کے ساتھ ساتھ ہین؟

اے قوم! جسقدر شد و مد اور وثوق کے ساتھ ہم لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہتے ہین
اوسیقدر صداقت اور انصاف کیساتھ گو نہایت افسوس بلکہ شرمندگی کیساتھ یہ کہنا پڑیگا کہ
متذکرہ بالا ہر سوال کا جواب یہی ہے کہ "نہین! ہرگز نہین!!" نہ ہم مین فقر کی عملی تعلیم

خلوص کے ساتھ آداب حمد و نعت بجا لائین گورنمنٹ انگریزی کی برکات کا اعتراف کر کے شکریہ کا رزولیوشن پاس کرین اور پھر یکزبان ہو کر سب Declare کرین کہ قوم کی ضرورتین جیسی ہر جماعت نے علیحدہ علیحدہ سمجھی ہین وہ سب صحیح ہین اور سب ملکر قوم کے مرض کی دوا ہین اب بہ تعمیل قوا انفسکم و اھلیکم نارا سب مسلمانون کو حسب استطاعت ان جماعتون کے مقاصد پورا کرنے کے لئے ٹوٹ پڑنا چاہیئے۔

اہل فقر کی متحدہ کوششین آناً فاناً مین قوم کی کایا پلٹ کر سکتی ہین پہلے قوم کی ضرورتون سے خود واقف ہو جائین پھر جو ان کے پاس آئے اُسے ہمت استقلال اور قوم کے لئے مٹ جانیکی تعلیم دین بلکہ حسب ضرورتِ زمانہ خانقاہون سے نکل کھڑے ہون اور جابجا تعلیم دیتے پھرین۔

ندوة العلماء انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ دینیات کی تعلیم کو قطعی ٹھیک ٹھکانے پر ڈال دیگی۔

علی گڈہ کالج کو سخت ضرورت ہے کہ وسعت دیکر محمڈن یونیورسٹی کر دیا جائے اور لاہور کالج بھی یونیورسٹی سے متعلق کر دیا جائے۔ انگریزی پڑہنے اور معزز رعایا بننے کی سب ضرورتون کو یونیورسٹی پورا کر دیگی۔ انجمن حمایتِ اسلام کو ابھی بہت ترقی دینی باقی ہے۔ کالج اور یتیم خانہ تو اوس کے متعلق ہی ہے۔ اشاعتِ اسلام اور زنانہ تعلیم کا بندوبست بھی ہو رہا ہے اشد ضروری ہے کہ حرفت و صنعت اور زراعت و تجارت کی قومی ضرورتین بھی اوسی ہمت والی انجمن کی سرپرستی مین کر دی جائین۔ حرفت و صنعت کا مدرسہ بلکہ کالج انجمن حمایتِ اسلام علیحدہ بنائے۔ اپنی زیر نگرانی بورڈ آف کامرس اور بورڈ آف ایگریکلچر قائم کرے کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس ترتیب کے بعد مسلمانانِ ہند کی اصلاح کا کوئی پہلو فروگذاشت ہو جائیگا اور قوا انفسکم و اھلیکم نارا کی تعمیل کا کوئی دقیقہ باقی رہجائیگا۔

باین ہمہ لا تقنطوا من رحمة الله ڈھارس بندھاتا ہے اور قوا انفسکم و اھلیکم نارا کی آواز

ہر ایمان والے کے دل میں جھرجھری پیدا کرتی ہے۔ اسی نے سب سے پہلے سرسید احمد خان کو بیدار

کیا اور علی گڈہ کالج بنوایا۔ اسی نے انجمن حمایت اسلام کو (خدا اوسکے بانیوں اور حامیوں کو

جزاے خیر دے) قایم کرایا۔ اسی نے بلا تشبیہہ " دیر آمدہ ز راہِ دور آمدہ " ندوة العلماء کا وجود

پیدا کیا۔ اللہ کے فضل سے صلاحِ قوم کا ڈھچر تیار ہوگیا ہے۔ تہوڑی سی کور کسر

باقی ہے۔ وہ پوری ہوگئی تو اطمینان ہے۔ ذرا سی مستقل توجہ کے ساتہہ سب کچہہ ہوجائیگا

تفصیل یہہ ہے کہ پہلی شق اصلاحِ قلب کی ابھی بالکل بے اصلاح پڑی ہے۔ تصوف

اور اہل تصوف مین ترقی کی گنجایش ہے مگر ابتک اس طرف توجہ نہین کی گئی۔ خاندانون

کی روحانی تعلیم مین دن بدن تنزل آتا جاتا ہے اور کوئی سنبھالنے کی کوشش نہین کرتا

مین اس کا ہرگز طرفدار نہین کہ تعلیم تصوف بالکل ایک جدا چیز جیسی عرصہ سے چلی آئی ہو رہے

مگر حالت موجودہ مین یہی کافی ہے کہ مختلف خاندانون کی ایک انجمن قایم ہو۔ اکابر صوفیہ

اپنے اپنے خاندانون کی تعلیم مین زمانہ کی ضرورتون کے موافق نئی جان ڈالین اور قوم

کے فدائی متوکل علی اللہ ہمت والی کچہہ کر گذرنے والی مریدینانی شروع کرین جی ڈہونڈہتا

ھے کہ کسی سنٹرل جگہ مین اور صوفیائے کرام کی آسانی اور دلچسپی کے خیال سے نائب رسول اللہ

فی الہند حضرت خواجہ معین الدین سنجری اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کے دربار مین سالانہ عرس

کے وقت سارے ہندوستان کے مختلف خاندانون کے پیر مجمع الفقراء کے نام سے جمع

ہون۔ ندوة العلماء انجمن حمایت اسلام اور علی گڈہ کے ڈیپوٹیشن بھی حاضر ہون۔ حرفت

وصنعت۔ زراعت وتجارت کے حامی بھی اپنے اپنے قرینے سے بیٹھے ہون۔ الغرض

مسلمانون کی پوری ریپریزنٹیٹو کمیٹی جمع ہو۔ صدق دل سے توبہ استغفار کرکے نہایت

اور روپیہ دونون سے دریغ نہ کرو۔ مختصرًا سنو کہ جن جماعتون کو مدد دینے کا تم سے اپیل کیا
جاتا ہے وہ مسلمانانِ ہند کی اصلاح کے لئے کیا کیا کوششین کر رہی ہین۔ اور یہہ سب
اسلئے کہ مسلمان سنبھل جائین تو ننگ مذہب اور ننگ ملک ہونیکے الزام سے بری ہوکر
خدا کے فرمانبردار بندے۔ رسول پاک کے سچے پیرو اور گورنمنٹ کی فائزالمرام شریف رعایا
کہلائین۔ اور عزت آبرو۔ اطمینان اور خوش حالی سے زندگی بسر کرکے فی الدنیا حسنۃً
وفی الآخرۃ حسنۃً کی برکات حاصل کرین۔

غدر کے بعد سب سے پہلے مسلمانون کی دُنیاوی حالت کی اِصلاح کی طرف اللہ تعالیٰ
نے سر سید احمد خان مرحوم کو متوجہ کیا اور اوہنون نے یہہ ٹہرایا کہ برٹش گورنمنٹ کی معزز اور دلیکار
رعایا بننا جو ہندوستان مین مسلمانون کے رہنے کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ سوای اس کے
ممکن نہین کہ مغربی علوم پڑھین اور اپنے تمدن مین ایک مردانہ اور مہذبانہ تبدیلی کرین۔
اس بنا پر پہلے مدرسہ اور پھر علی گڈہ کالج قایم ہوا۔ یوروپین اوستاد مقرر کئے گئے۔
انگریزی تعلیم کا معقول بندوبست کیا گیا۔ شایستہ کھیل جاری کیے گئے۔ لباس اور
عام تمدن مین بہی جدت پیدا کی گئی۔ ساتھ ہی اس کے ہر ممکن تدبیر کی گئی کہ لڑکے دین
سے بے بہرہ نہو جائین۔ چُنانچہ ایک حد تک دینیات کی تعلیم داخلِ نصاب کی گئی
اور نماز روزہ کا پورا انتظام کیا گیا۔ بڑی بات اِس کالج نے یہہ کی کہ ایک وسیع بورڈنگ
ہوس قایم کیا تاکہ لڑکے ایک جگہ رہین ایک جگہ پڑہین۔ ایک جگہ کھیلین کودین۔
اس لئے کہ قومی محبت قومی ہمدردی اور آپس کے میل جول سے اتحاد اور خلوص کا سبق
سیکھین اور جب یہہ بڑے ہوکر ملک مین پھیلین تو یہہ خصوصیات قوم مین پھیلائین
اور مردہ قوم کو جلائین (واقعی مسلمانون کی اصلاح کی سب سے بڑی عملی تدبیر یہی ہے

اب ہم اہلِ فقر کی خدمت مین نہایت ادب اور عجز سے قوم کا دکھڑا رو کر ان کی دستدار بولنے
سے اونھین آگاہ کرتے ہین اور قوا انفسکم و اھلیکم نارا کے حکم سے مطلع کر کے از حد الحاح
وزاری کیساتھہ التجا کرتے ہین کہ للہ امتِ محمدیہ کو سنبھالو اور اپنے نفوسِ قدسیہ کی
برکت اور دعا نیم شبی کے اثر سے ہمین قعرِ مذلت سے نکالنے کی کوشش کرو۔

اے بزرگو! باقی سب جماعتین یعنی ندوۃ العلما۔ علی گڈھ پارٹی۔ انجمن حمایت اسلام
لاہور مسلمانونکی فدائی بنکر ترقی کے میدان مین آگئی ہین اور جو کچھہ بن پڑتا ہے کر رہی
ہین۔ صرف آپکے قدم رنجہ فرمانیکی دیر ہے۔ براے خدا آؤ اور آنکھون کی سوئیان جو باقی
رہ گئی ہین اونھین نکالو پھر یہہ مردہ ضرور لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑہکر اوٹھ
کھڑا ہوگا اور آخری کامیابی کا تمھارے ہی سر ہرا رہیگا۔ ؎

رواقِ منظرِ چشمِ من آشیانۂ تست
کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

اس کے بعد باقی ماندہ مسلمانون سے بڑی صدق سے اپیل کیا جاتا ہے کہ وہ علیٰ قدر مراتب
محمڈن یونیورسٹی قایم کرنے۔ ندوۃ العلما کو ترقی دینے اور انجمن حمایت اسلام کو جان و دل
سے مدد دینے مین خدا اور رسول کی خوشنودی جانین اور چونکہ مسلمانانِ ہند کی اصلاح
کے صرف یہی تین طریقے ہین اس لئے اچھی طرح سمجھہ لین کہ انہین کی مدد کرنا قوا انفسکم و
اھلیکم نارا کی تعمیل ہے۔

اے وہ مسلمانو جنہین اللہ نے دل دیا ہے اور دل کیساتھہ استطاعت بھی عطا کی
ہے اپنے مسلمان بھائیون کی حالت پر کڑھو اور اون کے لئے کچھہ کر گذرو ہمت اور روپیہ
کے بغیر کچھہ نہین ہو سکتا۔ خود سنبھلو اور اپنے بھائی مسلمانون کو سنبھالنے کے لئے ہمت

(۳) لاوارث مُفلس یتیم بچون کی پرورش اور تربیت کا انتظام کرنا اور مفلس مسلمان بچون کی تعلیم مین حتے الوسع امداد دینا تاکہ وہ غیر مذہب والون کے پنجے مین پڑکر دین اور ایمان سے ہاتھ دھوکر عذاب آخرت کی مستحق نہ بنین۔

(۴) اہل اسلام کو اصلاحِ طرزِ معاشرت و تہذیب اخلاق اور تحصیلِ علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتفاق و اتحاد کا شوق دلانا اور اون کی بہتری اور ترقی کے وسایل مہیا کرنا اور تقویت دینا۔

(۵) اہل اسلام کو گورنمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی کے فوائد سے آگاہ کرنا۔

(۶) اِن مقاصد کی تکمیل کے واسطے واعظون کے تقرر اور رسالہ کے اجرا وغیرہ وسایل کو عمل مین لانا

خدا کا شکر ہے اور واقعی نہایت مبارکبادی کی بات ہے کہ یہ انجمن بڑی کامیابی کیساتھ اپنا کام کر رہی ہے۔ کالج بنالیا ہے یتیم خانہ جاری ہے۔ زنانی مدارس قایم ہین واعظین وعظ فرماتی ہین ماہواری رسالہ جس مین اعلیٰ مضامین ہوتے ہین نکلتا ہے اور مُلک مین کثرت سے تقسیم ہوتا ہے۔ عربی۔ اُردو۔ فارسی اور انگریزی کا کورس بہت کچھ اپنا بنالیا ہے اور دینیات کی تعلیم دُنیوی تعلیم کے ساتھ انجمن کے مدرسہ اور کالج مین نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ دیجاتی ہے۔ حمیدیہ اسکول جو انجمن کے متعلق ہے سو کوی عالم تک کی تعلیم دیتا ہے اور بورڈنگ ہوس بھی قایم ہے اور اچھی حالت مین ہی۔ اس انجمن کی ممبری کی قبل فیس ۱۲ ماہوار ہے

ندوۃ العلماء نے نصابِ تعلیم علوم عربیہ کو درست کرنا۔ عُلماء کے تفرقون کو مٹانا۔ ایک دار الافتا قایم کرنا اور مذہب اسلام کی عالمانہ طور پر اشاعت کرنا اپنے ذمہ لیا ہے۔ ایک حد تک دُنیاوی تعلیم کی بھی سرپرستی کی جائیگی۔ اِن اغراض کی تکمیل کے لئے دار العلوم بھی کھول دیا ہی۔ ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسون مین مشاہیر عُلماء جمع ہوتے ہین اور دہ ون آنے والا ہے

کر اون کی اولاد کو ایک جگہ رکھکر اعلیٰ دماغی تعلیم دی جائے) خدا کا شکر ہے کہ علی گڈہ
کے طالب علم ان صفات سے متصف ہوتے ہین اور جہان جہان ہین عزت و آبرو سے زندگی
بسر کرتے ہین اور جہان تک ہو سکتا ہے قوم کے لئے بھی کچھہ نہ کچھہ کرتے ہین ۔

جبتک جیتے رہے ساری بوجھہ سید صاحب اوٹھائے ہوئے تھے اور کالج کے پرانے
طلبہ بھی گویا سبکدوش تھے - اون کی وفات کے بعد پرانے طلبہ کو اپنی ذمہ داریان اور
فرائض اچھی طرح سمجھائے گئے - اور خدا کا بڑا شکر ہے کہ اون مین سے بعض نے تو قومی
کامون مین بے انتہا دلچسپی حاصل کی - علی گڈہ کے طلبا (پرانے ہون یا نئے) اچھی طرح
سمجھہ گئے ہین کہ سید صاحب کی پالیسی کے موافق قوم کو روبصحت لانا ہمارا کام ہے اور
جیسی کوششین ہو رہی ہین اگر جاری رہین تو بہت جلد قوم سے جہالت اور افلاس
دور ہو جائیگا - اب علی گڈہ کالج کو وسعت دیکر محمڈن یونیورسٹی بنانا ہے - اس سے یہہ فائدہ
ہوگا کہ ہندوستان کی یونیورسٹیون کی معیار کے موافق زبانون اور علوم کی تعلیم دینے
کے ساتھہ ساتھہ ہم مذہبی تعلیم بھی حسب دلخواہ دے سکین گے - کورس اپنا مقرر کر سکینگے
اور خود ڈگریان عطا کر سکینگے - الغرض مسلمان طالب علمون کی باگ پوری پوری طور پر ہمارے
ہاتھہ مین ہوگی - اور بہت سی شکایتین جو مسلمانون کو آگے نہین بڑہنے دیتین رفع ہو جائینگی

انجمن حمایت اسلام لاہور کے مقاصد حسب ذیل ہین :-

(۱) معترضین اصول مذہب مقدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب کے ساتھہ
دینے اور اس مقدس مذہب کے اصول کی حمایت اور اشاعت کرنی -

(۲) مسلمان لڑکون اور لڑکیون کی دینی اور دنیوی تعلیم کا انتظام کرنا تاکہ غیر مذہب
والون کی تعلیم کے اثر سے محفوظ رہین -

اچّھا ہو جو مُسلمان حسب طبقہ اور پوزیشن کے ہون یہہ غیرت اون کے دامنگیر رہے کہ اگر ہم سے
کوئی فعلِ قبیحہ سرزد ہوا تو اسلام پر دھبہ لگے گا۔

ہم مُسلمانون کو صرف اسلام کا واسطہ دیکر اون کی اصلاح کی طرف مُتوجہ کرتے ہین
اور جملہ اہل دل کی خدمت مین نہایت ادب اور الحاح سے التماس کرتے ہین کہ اس وقت
کُچھہ کر گُذرنا چاہئے۔ کیونکہ خدائے حیّ قیوّم کا زندہ فرمان قوا انفسکم و اھلیکم نارا بہت
شدّومد سے پکارا جا رہا ہے۔ اور قوم جان بلب ہے۔ (ع)

پس ازان کہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

کہ اس پاک مجمع کی بدولت مسلمانون کی دینی اصلاح پورے طور پر ہو جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ

حضرات! یہہ سب کام مسلمانون کی اصلاح کی ہو رہے ہین بلکہ اس مین بالکل مبالغہ نہین کہ اگر یہہ سب کام جاری نہ رکہے گئے اور تکمیل کو نہ پہونچائے گئے تو مسلمانون کی اصلاح جس کی تفصیل اوپر کی گئی ہے ناممکن ہے۔ اب ایک طرف تو ضرورت ہے تہوڑے سے خدا ترس محبِ قوم بےغرض کارکنون کی جو اپنے اپنے مذاقِ طبیعت اور لیاقت کے موافق ان کامون کو ترقی دینے مین دُنیا و ما فیہا کو بھول جائین اور دوسری طرف ضرورت ہے کہ ہر صاحب استطاعت مسلمان جیسا جس سے ممکن ہو اور جس طرف اوس کا دل مایل ہو مالی مدد ان کامون مین دے۔ روپیہ کے بغیر کوئی کام نہین چلتا اور یہہ بڑے کام تو بدرجۂ غایت روپیہ کے محتاج ہین اگر حسب استطاعت ان مین مدد نہ دی تو قوا انفسکم و اہلیکم نارا کی مطلق تعمیل نہ کی۔

آخر مین پرائیویٹ لائیف کی اصلاح پر زور دینا چاہتا ہون۔ موجودہ حالت مین اشد اسلامی ضرورت ہے کہ خاندانون مین سے قبیح فضول خرچیون کی رسمین اوٹھائی جائین کفایت شعاری شعارِ شرافت قرار دیا جائے۔ اور گہرون مین دینداری کا چرچا ہو۔ جن جن مشاغل مین کسبِ معاش کے لئے مسلمان مصروف ہین ایمانی فرض سمجھکر ادنہین جانفشانی دیانت اور راستبازی سے انجام دین اور جہان تک ہو سکے دینداری کی چاشنی اپنی روزمرہ کی زندگیون مین ملائین۔ جس طرح تحفظِ ایمان فرض ہے اوسی طرح تحفظ قویٰ۔ تحفظِ وقت اور تحفظ مال بہی فرض ہے۔ خواہ وہ جائز مشاغل ہی مین کیون نہ ہو۔ وہ بے اعتدالیان جو قویٰ۔ وقت اور مال کا خون کردین قطعی گناہ ہین اور اون سے سب مسلمانون کو بچنا چاہئے ایمان ہمت اور قویٰ یہی اجزا ہین جن کے تحفظ سے مسلمان سنبہل سکتے ہین۔ یہہ نہین تو کوئی تعلیم اون پر اچہا اثر نہ کر سکیگی۔ غیرت تو شرافت کی جان ہی ہے۔ کیا

سمجھنا چاہیئے کہ ترقی کے اصلی ذرایع انسان مین ہین نہ کہ انسان سی باہر - مرکز ترقی خود انسان مین ہے اور جسقدر اسکے قواے اندرونی کو جلا ہوتی جائیگی ترقی کی خواہش قوی ہوتی جائیگی اور لابد نتیجہ یہہ ہوگا کہ سامان بیرونی بہی اوس کی موافق مہیا ہوجائین گے - روحانی زندگی کے یہہ حدود اربعہ ہین جو عرض کیے گئے -

روحانی زندگی کی بنا توحید باری تعالیٰ ہے اور جسقدر پاک اور منزہ طور پر توحید کسی شخص کی زندگی مین جلول کریگی اوسیقدر عملی ترقیان اوسے دنیا مین میسر آئین گی - توحید کی پہلی برکت یہہ ہے کہ دل بول اوٹہتا ہے کہ زندگی کو جس پائنٹ پر لیلو وہ قطعی معراج کمال کو پہونچ سکتی ہے یہہ بات کسقدر ہمت بڑہانیوالی اور ترقی کی معاون ہے - ذات جو ہر جان کی تہہ مین ہے مرکز ترقی بلکہ عین ترقی ہے اور ترقی کی حد یعنی ڈیفینیشن فلسفیانہ طور پر یون بیان ہوسکتی ہے کہ قواعد اسباب و صفات کی موافق ذات کو محسوس کرلینا (لفظ محسوس کرنا صرف بطور اظہار مطلب کے استعمال کیا گیا ہے ورنہ اصل مین ذات ماوراے حس ہے) موحد اصلی یعنی عارف ذات ہر قومی ضرورت کے موافق اپنے مین وہ جہر جہری پیدا کرسکتا ہی جو عالم اسباب و صفات مین ظہور پذیر ہوکر ترقی کے نام سے موسوم ہو۔ اس حساب سے ترقی وہ اندرونی اور روحانی مادہ ہے جو اپنے آپ مین نہ کوئی نام رکہتا ہی نہ نشان ہے مگر حسب موقع متحرک ہوکر اور عالم ظہور مین حیثیت پذیر ہوکر مختلف نامون مثل دماغی ترقی - اخلاقی ترقی - تمدنی ترقی وغیرہ وغیرہ سے موسوم ہوتا ہے - پس مقدم یہہ ہے کہ اس مادہ پر دسترس ہوجاے پہر جس ترقی کی طرف ضرورت ثابت ہوجائیگی وہ حاصل ہونی ممکن ہے - جو حالت مسلمانون کی ہے اور جس کی تفصیل کی چندان ضرورت نہین اوسے دیکہکر بلا تامل یہہ راے لگادینی چاہئے کہ اون کی روحانی حالت خراب ہے اور جبتک وہ درست نہوگی اُن سی کوئی ترقی نہوسکیگی - اون کے قوا کیون خراب ہین ؟ - اسلئے کہ وہ خدا اور اوسکے بنائی ہوئی قاعدونکو نہین مانتے -

رُوحانی زِندگی

جب کسی قوم کی حالت پست ہوجائے اور اوس کے بہی خواہ اوسے سنبھالنا چاہین تو سب سے پہلے
اوس کی روحانی حالت کا جائزہ لینا چاہیے - اور یہہ دیکھنا چاہیے کہ کچہہ روحانی انتشار تو
ایسا واقع نہین ہوگیا جو قوم کی عملی زندگی کا بندھن بندھنے نہین دیتا - دُنیا اور زندگی آخر
کسی ضابطہ اور قانون کے تحت مین ہین ضرور ہے کہ تنزّل اور ترقّی کے اسباب بہی باقاعدہ ہونگے
اور اون کا دریافت کرلینا غیر ممکن نہ ہوگا - اسباب یا خارجی ہون گی یا داخلی - ہمین اِس وقت
صرف یہہ دیکہنا ہے کہ اندرونی موانع کون سی ہین جو مسلمانون کو سنبہلنے نہین دیتے - اور روحانی
اسباب کیا ہوسکتے ہین جو اونہین ترقّی کی سقفِ عالی پر پہونچا سکتے ہین؟ - مسلمانان ہند
کی ترقّی سے ہماری مُراد یہہ ہے کہ ایک طرف تو وہ جملہ برکاتِ اسلام سے مُستفیض ہون اور دوسری طرف
وہ منفعتین اور اعزاز اونہین حاصل ہون جو گورنمنٹ رعایا کو ہر وقت عطا فرمانے کے لئے تیار ہے
ساتھ ہی ان کے قوائے جسمانی دل و دماغ یہہ سب ایسے ہون جو ملک کے سب باشندون کے ساتھ
اوسطاً پورے اوترین -

روحانی زندگی کا مفہوم یہہ ہے کہ انسان سب سے ضروری اور مقدم یہہ سمجھے کہ حیاتِ انسانی
ایک سلسلہ وار ترقّی کے دانون کی تسبیح ہے اور منشاء زندگی صرف ترقّی کرنا ہے جیسے ایک ایک دانہ
کر کے ساری تسبیح پوری ہوتی ہے اوسی طرح اخلاقی تمدنی - دماغی - قلبی وغیرہ وغیرہ ترقّیات کے
دانے پڑنے سے زندگی کی تسبیح کامل ہوتی ہے اور اصل سرور اور کامیابی جو حیاتِ جاوید بخش سکتی ہے
یہی ہے کہ کوئی ورق ترقّی کی انسان سے زندگی مین ناشناسا نہ رہ جائے - ساتھ ہی اس کے یہہ

نہ ہوسکیگی۔ صرف اسپیچون اور لیکچرون سے قوم کا سنبھالنا "این خیال است و محال است و جنون"؛
اگر واقعی چاہتے ہو کہ مسلمان ترقی کرین اور بندہ اور خدا دونون کے سامنے سُرخرو ہون تو یہ جو
خواہ مخواہ کا بکھیڑا اور اندھا دھند متعصبانہ جکڑبندشین ڈال رکھی ہین انہین اسلام پر سے ہٹاؤ
اور بہت سی بیہودہ اور محض رسمیات کو جنہین اصطلاح مین مذہب کہتے ہین واپس لیکر پیچھے
مذہب کا اثر پہونچاؤ جو روحانی زندگی پیدا کرے اور ترقی کے راستے کھول دے مسلمانون نے جو
کچھہ کیا تھا وہ مذہب کی ہی برکت سے کیا تھا اب پھر جو کچھہ کرین گے وہ مذہب ہی کی بدولت کرینگے
کوئی اور قوم بغیر مذہب کے کچھہ کرے ہم خاموش ہین مگر مسلمانون کی زندگی کی تو مذہب ہی جڑ بنیاد
ہے۔ شاہد مذہب پر ہزارون اوٹ پٹانگ بھدے پردے ڈال دینا اور پھر یہ شکایت کرنی کہ مسلمان ترقی
نہین کرتے انصاف سے بعید ہے۔ صاف بات ہے کہ اسوقت اجتہاد کی اشد ضرورت ہے۔ مادہ چارون
طرف پک رہا ہے مگر کیون ایک جماعت خدا کا نام لیکر کھڑی نہین ہوتی اور روحانی پاکیزگی اور
ترقی انسانکو مقصدِ حیات مان کر اور اسے ایمانی طور پر قرآن و حدیث سے ثابت کر کے بہت سی حشو و زواید
کا بوجھہ اُمتِ محمدیہ پر سے ہلکا نہین کر دیتی؟۔ پھر دیکھین مسلمان کیونکر ترقی نہین کرتے۔ کوئی یہہ
نہ سمجھے کہ خدانخواستہ اجتہاد سے ہماری یہہ مراد ہے کہ مسلمانون کے سچے اور اصلی عقاید مین کچھہ کمی
کر دی جائے یا نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ مین کسی طرح کی تخفیف ہو اگر ہماری کسی خواہش یا کوشش نے
مسلمانون کو مسلمان ہی نہ رکھا تو پھر ترقی ہی ہم کس سے چاہین گے۔ ہم ہرگز کسی ایسی کوتہ اندیشی کے
طرفدار نہین جو اصل اصولِ اسلام مین ذرا بھی مداخلت کرے۔ اجتہاد کرنا یہی ہے کہ رسوم بیجا کا قلع قمع
کیا جائے جن کی نہ سند قرآن سے ہے نہ حدیث سے۔ بہت سی فضول خرچیان بیباک اور دیندار مسلمان
تک کرتے ہین اور باوجود اِنَّ اللہ لا یُحِبُّ المُسرِفِین کا علم ہونیکے اونکا ضمیر اتنا شرمسار نہین
ہوتا جتنا کسی اور موٹے گناہ پر ہوتا۔ قوم کی جو حالت بُری اُسکے حساب سے رسمیات اور فضول خرچیان

قانونِ فطرت کی پیروی نہ کرنا اور پھر خدا کا دم بھرنا ادعائے محض ہے - قانونِ فطرت چاہتا ہے کہ
عام طور پر انسان پانچ چھ گھنٹے سوئے - آپ رات کو نہ سوئیے ممکن نہین کہ کسل نہو - خواہ آپ نہایت
پابندی سے پانچون وقت کی نماز کیون نہ پڑہین - اعتدال سے جو نیچر کا پہلا سبق ہے کام نہ لینا قطعی
قوی کو خراب کردیگا - خواہ کوئی شخص عمر بہر اس زعم مین رہے کہ مین جائز طرز سے زندگی بسر کرتا ہون
اور منہیات کا مرتکب نہین ہوتا - سب سے پہلا قدم جو ہمین روحانی زندگی اور اوس کی برکت سے
ترقی کی طرف اوٹھانا چاہیئے وہ اتباعِ قانونِ فطرت ہی ہے - نظامِ عالم کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ عقاید کی تھیوریٹیکل ضرورت کو تسلیم کرنے کے بعد زندگی کی مشترک ضرورت یہہ ہے کہ سب انسان
ایک خاص قانون اور قاعدہ کے پابند ہون جس کا نام نیچر یا فطرت اللہ ہے - عقاید مین ایک شخص
کو موحد دوسرے کو مشرک تیسرے کو ملحد مان لیجیئے - مین یہی روحانی طور پر تسلیم کرتا ہون کہ اصلی ترقی
مین موحد سب سے آگے رہیگا - مگر یہہ ہرگز نہین مانا جا سکتا کہ فطرت کے کسی قاعدہ ظاہری کو توڑا
جائے تو موحد کو کم اور باقی دونون کو زیادہ نقصان ہوگا - مسلمانونکی جن کی حالت واقعی
ایسی پستی کی ہے جس کا خیال ہی دل کو بٹھائے دیتا ہے پہلی ایمانی ضرورت اس بات کو تسلیم
کرنا ہے کہ وہ قانونِ فطرت پر عمل کرین - اس حد سے تو وہ باہر ہی ہو گئے ہین کہ کوئی اونہین
نصیحت کرے اور وہ مان لین - اون کا علاج صرف یہہ ہے کہ دل کڑا کرکے یہہ فتوی لگا دیا جائے
کہ بغیر اس کے وہ مسلمان ہی نہ رہین گے - اب قطعی وہ وقت آگیا ہے کہ بیشمار مسئلے مسائل چاہے
بتاؤ یا نہ بتاؤ مگر توحید اور روحانی زندگی کی برکات نہایت کھلم کھلا طور پر تعلیم کیجایئن اسلاف
کے کارنامے سنا کر اون کو غیرت دلا چکے اور قومون کی ترقی کا ذکر بیان کرکے اونہین شرما چکے
مگر وہ کسی طرح نہین پسیجتے - اسکا قطعی سبب یہہ ہے کہ روحانی حس اون مین سے زایل ہو گئی ہے اور
عساکرِ وحدت اپنے مختلف شعبون مین اون کے قلبون مین نہ جوش دیجائے اون سے کوئی ترقی

کر فیاضی اور خیرات کے مصارف قومی ضرورتوں کی پورا کرنیکے اعتبار سے سندًا یعنی فتوؤں کی ذریعہ سے
مقرر کردئے جائیں اور یہہ جو ہزاروں غیر مستحقوں کو قوم کا مال پہونچ جاتا ہے اسے نہایت شدت
و مار سے حرام کہکر روک دیا جائے -

خیر یہہ سب کچھہ تو نہ ہوا ہے نہ ہوگا کس کو امت محمدیہ کا اسقدر درد ہے کہ اسکی ضرورتوں کی چھان بین
اور مناسب ضرورت اجتہاد کریں ہم اس مضمون کے عنوان یعنی "روحانی زندگی" کے سبجکٹ پر پہر عود
کرتے ہیں اور یہہ دکہانیکی کوشش کرینگے کہ شخصی زندگیوں میں روحانیت کیونکر حلول کرنی چاہیئے
اور اوس کا کیا نفع ہوگا؟ -

ہمنے اپنے مضمون کے شروع میں ذرا جلدی کی اور روحانی زندگی کو شرح و بسط کے ساتھ
بیان نہیں کیا اب ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ اسکے دو چار پہلو اور دکھائے جائیں انسان دنیا
میں آنکھہ کہولکر حواس کی ریل پر سوار ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسی کے ذریعہ سے منزل مقصود تک
پہونچ جائیگا یعنی سرور اور خوشی حاصل کریگا - ہر طرح کوشش کیجاتی ہے کہ حواس (Senses)
کی ہر خواہش پوری کیجائے - اس یقین پر کہ خواہش کو پورا ہونیسے تسکین اور راحت نصیب ہوگی
مگر "روحانی" کلیہ یہہ ہے کہ خواہشوں کے بارہ میں اعتدال سے کام لینا سچی خوشی بخشنے والا ہے
دنیا میں بڑہنے اور نشو و نما پانیکے لئے ضروری ہے کہ انسان ابتدائً اپنی وسعت اپنی ترقی
اپنی آسایش اپنی عزت چاہے - مگر روحانی کلیہ یہہ ہے کہ مجھے اوروں کے لئے بہی وہی چاہیے
جو میں اپنے لئے چاہوں - جب روحانی آنکھہ کھلجاتی ہے اور مندکرہ بالا تسبیح کے ہر دانہ میں
وہی ایک ڈورا معلوم ہونے لگتا ہے تب ہی تو انسان دوسروں کا سچا ہمدرد - سچا بہی خواہ ہو سکتا
ہے - روحانیت ایک حساب سے جلا دینے والا مادہ ہے جس جگہ اس کا استعمال کروگے روشن ہو
کر دیگا - اگر روحانی اصول پر زندگی بسر ہونے لگے تو فرض کیجیے دماغ سے کام لینے کی ضرورت

مُسلمانون کی جڑ کھوکھلی کیے دیتی ہین ۔ اجتہاد یہہ ہونا چاہیے کہ مثل اور کبیرہ گناہون کے انکو بھی علانیہ طور پر کبایر مین داخل کر دیا جائے ۔ وقت کا ضایع کرنا ۔ قویٰ سے کام نہ لینا اور اسی قبیل کی اور سستیین جو قوم کا ستیاناس کئے دیتی ہین سب کبایر کی فہرست مین باجماع علماے اُمت شامل کر دینی چاہئیین جو عام عدم توجہی زندگی کی ان ضروریات سے ہے اسکچہہ تو کم ہوگی !

دوسرا کام اجتہاد سے یہہ لینا چاہیے کہ ہندوستان کے مُسلمانون کی دینی اور دُنیوی ضرورتون کی ایک مکمل فہرست بنائی جائے اور دینی اور دُنیوی کے الفاظ کی تفریق کو میٹ کر سب ضرورتون کو علیٰ قدر مراتب فرض سنت مُستحب وغیرہ قرار دیا جائے ۔ اگر ایسی فہرست کوئی بنائے تو اصل اصول اسلام کی تو ہر بات ممیز طور پر آہی جائیگی اور ساتھہ ہی اس کے اور موجودہ ضرورتین بھی اچھی طرح اور ہمیشہ نہین تو عرصہ دراز کے لئے مُسلمانون کے پیش نظر ہو جائین گی ۔ مثلاً اس وقت یہہ ایک بڑی بھاری قومی ضرورت ہے کہ جسقدر ہو سکے سائینس اور علوم و فنون مغربی کا رواج مُسلمانون مین پھیلے ۔ ابجو لوگ کہ اپنی زندگی کے لئے علوم دُنیاوی کو اختیار کرین یا کسب معاش علم کے ذریعہ سے چاہین ان پر مغربی علوم اور سائنس کا پڑھنا فرض کر دیا جائے ۔ جیسے صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے وغیرہ ۔ ایک اور بات ہے جو اگرچہ بادی النظر مین ذرا خفیف معلوم ہوتی ہے لیکن در اصل نہایت توجہ طلب ہے وہ یہہ کہ جس شخص مین جس خاص فن یا علم کی ترقی کا مادّہ ہو اوس کو نشو و نما دینا اور درجہ کمال کو پہونچانا فرض ہے ۔ والدین کو تعلیم و تربیت اولاد کے متعلق اس شق خاص پر نہایت زور دینا چاہیے ۔ تھوڑی سی احتیاط اور نگہداشت کے بعد معلوم ہو جاتا ہے کہ ہمارے نونہال مین کیا کیا خاص قابلیتین ہین ۔ اب کیا اچھا ہو اگر عام طور پر یہہ معلوم ہو جائے کہ جیسے نماز روزہ کے مسئلے مسایل سے آگاہ کرنا والدین کا فرض ہے یہہ بھی والدین کا فرض ہے کہ بچہ کی قابلیتون کو ترقی دیکر حتے الامکان اون کی تکمیل کے ذرایع بہم پہونچائین ۔ یہہ بھی کوشش ہونی چاہیے

لوگون کو روحانی تعلیم دیتے ہین اونہین عملی زندگی کی کچہہ زیادہ ایکا آمد نہین بنا سکتے روحانی
تعلیم کا کلیہ یہہ ہے کہ طبایع انسانی مختلف ہین بعض کا کام عمروفیت اور مستعدی کو پسند کرتے
ہین کارخانے کہڑے کرتے - مدرسے - انجمنین قایم کرتے ہین اور سرگرمی سے اپنے کامون مین
مصروف ہوتے ہین اون کی زندگی اسی طور پر اچہی طرح کٹ سکتی ہے اور وہ صرف اسی نوع
پر دنیا مین مفید ہو سکتے ہین کہ سرگرمی اور جوش سے کام مین لگے رہین - اگر اونہین معطل کر کے
بند کر دیا جائے یا اون کی جولانگاہ محدود کر دی جائے تو اون مین جسمانی اور روحانی بیماریان
پیدا ہونے لگتی ہین اور وہ خود تباہ ہو کر اورون کو تباہ کرتے ہین بعضے حُسن پرست عشق
مین چور بے انتہا رقیق القلب پوئیٹری سے بھرپور ہوتے ہین اون سے یہہ اُمید نہین کیجا سکتی
کہ وہ مثل اول الذکر اشخاص کے معروفیت اور مستعدی سے کام کرینگے - یہہ دُنیا مین اسلئے پیدا
کئے گئے ہین کہ زندگی کی اصل پاکیزگی کو بڑہائین - دُنیا کی آرایش اور رنگینی کا چسکہ انسانونکو
دین جس کی بدولت دُنیا مین رہنا ایک نعمت معلوم ہو - عبادت - شاعری - میوزک (موسیقی)
اور زندگی کی ہر نفیس قابلیت اِن سے ترقی پاتی ہے اور یہہ رفتہ رفتہ اپنے آپ مین مگن ہو جاتے
ہین بعضے ایسے ہین کہ نہ اِلاّ الذی نہ اُلاّ الذی - نہ مستعد و سرگرم ہین نہ شوقین اور رنگین کچہہ
چُپ چپ ہین - زندگی مین اونہین کوئی لُطف نہین معلوم ہوتا - اندہیرا ہی اندہیرا سُجہائی
دیتا ہے - مگر جب اُنکو اندرونی نورانی جلوہ کا مشاہدہ کرا دیا جاتا ہے تو اون کی کایا پلٹ ہو جاتی
ہے اور بنی نوع انسان کے لئے از حد مُفید ثابت ہوتے ہین - چوتھی قسم اہل عقل کی ہے جنہین
فلاسفر کہتے ہین یہہ زندگی کی باریکیون کو عقل سے حل کرتے ہین اور اگر اس مین کامیاب ہو گئے
تو بے انتہا نفع اوٹھاتی اور پہونچاتے ہین - اب روحانی تعلیم مین پہلی بات تو یہہ ہے کہ ہر شخص کا
رُجحان صحیح معلوم کیا جائے یہہ سب قابلیتین کم و بیش ہر شخص مین ہوتی ہین - مگر جو قابلیت

درپیش ہے اسی حسرت سے دماغ کو سیر کیجیئے - ایسا ٹھیک کام دیگا کہ باید و شاید - اسکا پرچھاوان
قلب پر ڈال دیجیئے پہر دیکھیئے کیا کیا خدمتین خالق اللہ کی برکتان بن پر پہنچینگی - قوائے بمانی تو اسکی
ایک اشارہ سی ٹھیک ہوتے ہین - کیرکٹر جسکے بغیر دنیا مین کوئی عمدہ یا بڑا کام ہونا غیر ممکن ہے
اس کی فیض سی نہایت صحت کیساتہ بنکر قایم ہوتا ہے - روحانی زندگی اصلی خوشی کے لیئے خارجی
ذرایع کی محتاج نہیں بلکہ ذرا آگے چلکر اون سی مستغنی کر دیتی ہے - Greatness یعنی
عظمت یا بڑائی کی یہہ بنیاد ہے - اس سی وہ توکل حاصل ہوتا ہے جو بڑے بڑے کامون مین بے دہڑک
ڈالنے کے لئے وضع کیا گیا ہے -

انسان اور کُل کائنات جلوۂ ذات سی منور ہے اسی تجلی سے یہہ ساری چاہت پیدا ہے - دعا سے
دوا سے - ریاضت سی - عبادت سی - علم سے عشق سے الغرض جس طرح ممکن ہو اسکا ادراک اور
عرفان زیادہ نہیں تو سمندر مین سی قطرہ ہی کی برابر حاصل کرنا چاہئے - پہر کوئی مشکل اڑی نہین
رہ سکتی اور ترقی کے جس میدان مین انسان چاہے نہایت مستعدی اور کامیابی کیسا تہہ دوڑ سکتا
ہے - یہہ پاک مادہ ہر اعلی قابلیت کا معین ہے - اب فرض کیجئے کہ دنیا مین جو صرف کرنیکے لئے
ہمت درکار ہے اور یہہ مادہ معین ہمت ہے - اب جسی اس کی جہلک ہی نصیب ہو گئی ہے
اوسے ہمت کی کنجی ہاتہہ آگئی - کامیابی کا اطمینان ہے کیونکہ عین کامیابی کو اپنے مین باطنًا
پالیا ہے - اصل یہہ ہے کہ اصلی روحانی آدمی کے لئے کوئی کام مشکل نہین ہے - روحانیت کو
انسان مین نشو و نما دینے اور دنیا یعنی عالم اسباب مین اوسی ظہور مین لاکر عملی کام لینے کے طریقے
ویسے ہی باقاعدہ ہین جن سے نظام فطرت - اور کامیابی اون کے ذریعہ سے بالکل ویسی ہی یقینی ہے
جیسی اتباع قانون قدرت سے - مگر اون طریقون کے بتانیوالے کم ہین اور دن بدن کم ہوتے
جاتے ہین - زیادہ افسوس یہہ ہے کہ جو ہین بھی وہ زمانہ کی ضرورتون سے واقف نہین اور جن

اب شرطِ زندگی ہوگئی ہے چھاپہ مار جائیگی۔ "پھر پچتائے کیا ہوت جب چڑیان چگ گئین کھیت"۔
ہمین "روحانی زندگی" کی ضرورت کل انگریزی خوان مسلمانون کی خدمت مین عموماً اور طلباء
علی گڈہ کالج کے سامنے خصوصاً نہایت موٹے حرفون مین لکھکر اور بڑے شدومد کے ساتھہ پیش کرنی
ہے اور اس کی وجہ صرف یہہ ہے کہ قوم کا فیوچر (آیندہ زمانہ) بالکل ان کے ہاتھہ مین ہے۔ گری
ہوئی قوم کو سنبھالنے کی صرف ایک ہی تدبیر ہوسکتی ہے کہ زمانہ کی رفتار کے موافق پہلے اُس کی
ضرورتین معیّن کی جائین پھر ایک سینٹرل انسٹیٹیوشن قایم کرکے وہان قوم کے نونہالون کو ایسی
تعلیم دیجائے جو اُن ضرورتون کو پورا کرے اور وہ نونہال نمونہ بنکر قوم مین نکلین اور اپنے پاک اثر سے
قوم کی کلفتین دور کرین۔ خدا رحمت کرے سیّد احمد خان پر جو یہہ دونون کام کر گیا اور علیگڈہ کالج
بمصداق اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ اس وقت وہ بار آور درخت ہے جسکے ثمر بفضلہ تعالےٰ
خوشنما اور خوش ذائقہ ہونیکے علاوہ ایسے ہین جن سے "خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے"۔
میری یہہ ایمانی راے ہے کہ قوم مین جس جس اصلاح کی ضرورت سمجھو اوس کا عملدرآمد کالج کے طالبعلمون
کی روزانہ زندگی مین کردو۔ یہہ کالج سے نکلکر بغیر اسکے زندگی بسر کرہی نہ سکینگے۔ کہ اُن خوبیون کو قوم
مین پھیلائین۔ علی گڈہ کالج دو وجوہ سے اِس کام کا محل ہے۔ ایک تو یہہ کہ وہان اعلی اوستاد اور اصلی
نگران انگریز ہین جو ایک بنی بنائی قوم کے معزز ممبر ہین اور زمانہ کی ضرورتون سے پورے واقف
اثر ان بزرگون کا اِس وجہ سے کہ وہ ہماری اصلاح سے ایک رحم آمیز دلچسپی رکھتے ہین نہایت اچھا
اور دیرپا ہوتا ہے۔ آپ خوش ہون گے اس بات کو سنکر کہ ہم پرانے طالبعلم اپنے بعض معصرون مین
بے تکان یہہ پہچان لیتے ہین کہ فلان طالبعلم مین ابتک کسقدر جھجھک باقی ہے۔ آرنلڈ کی کسقدر حیاداری
ہے اور مارٹین کا کسقدر اثر۔ یہہ بڑی حیرت کی بات ہے اور قوم کو لاانتہا نفع پہونچانیوالی ہے۔
دوسری بات بورڈنگ ہوس ہے۔ علاوہ اور برکات کے جو ایک جگہ ملنے۔ پڑہنے۔ کھانے کھیلنے

غالب ہوتی ہے اوس کے اعتبار سے رُجحان طبع قایم کیا جاتا ہے - رُجحان طبع معلوم ہوجائے تو
اوسی کے موافق اصولی اور عملی ہدایتین کرنی چاہئیین تاکہ وہ مادّہ تکمیل کو پہونچے ورنہ محض
تضیع اوقات ہوگی - کسی زمانہ مین مرشدِ کامل یہہ دیکہہ بھال اور رکہہ رکھاؤ کیا کرتے تھے -
جب سے روحانی تعلیم کا شیرازہ بگڑا اس کا کہین نام و نشان بہی نہین -
شخصی زندگیون مین روحانیت پھیلانیکی اب یہہ تدبیر کرنی چاہئے کہ تعلیم یافتہ لوگون مین
سے ایک جماعت اس علم و فن کی طرف اہلی قومی ضرورت سمجہکر متوجہ ہوا اور پہر اوس کو زمانے کی
ضرورتون کے موافق نیا رنگ و لباس دیکر کافہ انام مین عملاً اور تعلیماً پھیلائے - اگر ایک شخص
اس امر سے واقف ہوگیا ہے تو وہ اپنے قریب کے دوستون میں اس کی برکات اور نعمتون کا بیان
کرے اپنے ذاتی تجربے لوگون کو سنائے اور یہہ خیال نکرے کہ لوگ مجھے خودستائی کا مجرم گردانینگے
جس جگہ دس بیس آدمی اس خیال کے ہون وہ کبہی کبہی یا باہم جلسے کر لیا کرین اور روحانی زندگی
کی منفعتون اور خوبیون سے لوگون کو آگاہ کرکے اونہین اس طبقۂ حیات مین قدم رکہنے کی ترغیب
دین - لوگ جسقدر زیادہ روحانی زندگی بسر کرنے لگین گے اور زمانہ کی ضرورتون سے واقف ہوکر
اپنی روحانیت کو ہمت استقلال - حصولِ علم و شائستگی مین صرف کرین گے اوسیقدر قوم کی حالت
اچھی ہوتی جائیگی - اور قوم مین مرد پیدا ہونے لگین گے - اگر یہہ ناممکن معلوم ہوتا ہے تو ہندوستان
کے مسلمانون کیلئے کوئی اور تدبیر اس کے سوا نہین کہ کسبِ معاش اور حصولِ دُنیا مین اندھا دھند
مغرب کی تقلید کرین اور جہان تک ہوسکے مذہب کی بہی روک تہام جاری رکہین مگر کوئی
پچاس برس یا حد ایک صدی چلکر یہہ نہ کہنا کہ ہائے ہم مین سے اسلامی خصوصیتین بالکل جاتی
رہین - جبتک روحانی زندگی قایم نہ کیجائیگی اور زمانہ کی رفتار کے موافق اوس سے کام لیا جائیگا
جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے - قوی احتمال ہے کہ یہہ اسلامی خصوصیتین زایل ہوجائینگی اور مغربی تعلیم جو

اور باریکیون - نکات اور فصاحتِ زبان کو تو جانے دو کم سے کم قُرآن شریف پڑھکر یہہ معلوم کرنا
اسقدر ضروری ہی کہ منشاء مذہب حیاتِ انسانی کو کس درجۂ کمال تک پہونچانا ہے - اگر قرآن
پاک سمجھکر پڑھ لیا اور صحیح عینک ہاتھہ لگ گئی تو احادیث - اقوال اور ملفوظات سے عجیب و
غریب فواید حاصل ہو سکتے ہین جو زندگی کو روحانی اور قومی بنانے کے لئے کافی ہین -

مَین نہایت ادب سے اون تعلیم یافتہ لوگون کی خدمت مین جن کو اس مضمون سے لگاؤ ہے
اپیل کرتا ہون کہ اس شق خاص کیطرف قومی ضرورت سمجھکر مُتوجہ ہون اور اپنی تحقیق اور معلومات
کے دُرِ بے بہا قوم کے سامنے پیش کرین -

اپنی انجمنون - کمیٹیون اور کانفرنس مین جو کچھہ ہم کرتے ہین اوس کا منشا یہی تو ہے
کہ مُسلمانون کی پرائیویٹ لائیف مین ایک تحریک پیدا ہو اور اون کی پرائیویٹ روزانہ زندگی کے
عملی اصول بیباک زندگی مین موجزن ہو کر وہ جوش پیدا کرین جو موجودہ حالت مین مُردہ قوم کی زندگی
کیلیے ضروری ہے - میری مُستقل رائی ہی کہ جبتک روحانی اثر مُسلمانون کی پرائیویٹ لائیف پر
نہ پہونچایا جائیگا تب تک اِن قومی مجالس کی کوششین وہ پھل نہین دینگی جن کی یہہ واقعی
مُستحق ہین - عشق اور روحانیت بھی وہ برقی قوتین ہین جو انسان کی پرائیویٹ لائیف پر جادو
کا سا اثر کرتی ہین اور بہت جلد عمر بھر کیلیے داغ دھبّہ سے پاک کر دیتی ہین - عشق تو جا اپنی
دُشوار گذار منازل کے پہر کسیقدر خطرناک شے ہے اور مُمکن ہے کہ کوئی طبیب حاذق کسی قوم کی
ایسی حالت مین جیسی مُسلمانون کی اب ہے عشق کا عُلاج تجویز کرے - مگر "روحانی زندگی"
کا شربت بخوف و خطر پلایا جا سکتا ہی - اس مین نہ کسی طرح کی تلخی ہے نہ کسی ضرر کا اندیشہ - ہر طرح
لَذَّۃٌ لِلشّارِبِیْن ہے - خدا کرے ہم اسے سمجھین اور حاصل کرین -

سو حال ہوتی ہین: ہان ایک صفت یہہ ہے کہ کوئی ذرا سی نیکی اور اصلاح کی بابت بہی ہو تو اُسکو
لڑکے غور لگے آڑتے ہین اور سب کو نہین تو اکثر کو ضرور اوس سے نفع اوٹھانا اپنا فرض معلوم
ہوتا ہے - بورڈنگ ہوس کی لائف کا ایک بڑا فیض یہہ ہے کہ جن قابلیتون کو وہان مستند
سمجہا جاتا ہے اون مین سے اگر کسی طالب علم مین رتی بہر بہی ہو تو اوسے آنکہون پر رکھا
جاتا ہے اونکی پہلنے مین دَمن بہر ہو جاتی ہے - اب باقی صرف یہہ ہے کہ مستند قابلیتون
کی فہرست کو اور وسیع کرو - لڑکے ضرور اون مین چمکین گے - اور جب یہہ لڑکے جنہین باوجود
لڑکے ہونیکے مین بے انتہا عزت اور اُمیدواری کی نگاہ سے دیکہتا ہون نکلکر قوم مین پہیلینگے
اور اپنا پاک اثر زیادہ تر اپنی پاک مکمّل روزانہ زندگیون سے دکہائین گے تو قوم کی مُردہ کہیتی
کے حق مین آبِ رحمت کا کام کرین گے - اس لئے مین نہایت عجز سے کہتا ہون کہ مذہبی پابندی
تہذیب اخلاق - اطوارِ شایستہ وغیرہ وغیرہ کی طرف تو کالج مین توجّہ ہوتی ہی ہے "روحانی
زندگی" پر بہی جس طرح بنے اوس کی سکہنے کے مین خاص زور دیا جائے -

قوم مین "روحانی زندگی" اور اوس کی برکات پہیلانیکی ایک اور عملی تدبیر یہہ ہے
کہ جس طرح اسلاف کی لٹریری بزرگون اور ہیروز کے کارنامون کا لٹریچر مُرتب ہوکر قوم مین شایع
ہوتا ہے اوسی طرح بزرگانِ دین کی روحانی زندگی کے حالات کا بہی ایک لٹریچر نئے ڈہنگ
کیساتہہ جمع کیا جائے - سرچشمۂ روحانیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام اہلبیت اطہار
ائمۂ کبار اور اولیاء پاک کی حالات مین وہ سب کچہہ موجود ہے جس کا علم اور اتّباع ہمین پہر
آدمی بنا کر ہماری ساری قومی ضرورتون کو پورا کر سکتا ہے - احادیث - اقوال اور ملفوظات
ان جواہرات کی کان ہین - اگر کوئی ڈہونڈہے اور دیکہے اس لٹریچر کی سرزمین مین قدم
رکہنے سے پہلے روحانی اور لٹریری دونون اعتبار سے ضروری ہے کہ علم القرآن حاصل کیا جائے

اور نواب عماد الملک سے واقف نہو قطعاً اون سے بیزار نہین تو بدظن ضرور ہو جائے - مین صرف یہہ
بات ہمدردان قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہون کہ آیا اس وقت قومی ضرورتون کے اعتبار سے
ہمین قومی کامون کی طرف لوگون کو مایل کرنیکی ضرورت ہے یا اونہین متنفر اور بدظن کرنیکی؟
دوستو! خدا سے ڈرو اور اُمتِ محمدیہ کے اِن پانچ چھہ کروڑ افراد پر رحم کرو - جو اصول قومی فائدون
کے مُسلّم ہو چکے ہین اور جو جماعتین اون اُصول کے موافق اون بیکسون کی اصلاح کی طرف
متوجہ ہین - اگر اون کی موافقت نہین ہو سکتی تو برائے خُدا مخالفت ہی نہ کرو - یہہ تو سب
جانتے ہین کہ قوم کا عالمگیر تنزل ہے - عمر زید سے بدتر ہے اور زید عمر سے بدتر - مگر یہہ تو سوچو
کہ قوم کا بُرا یا بھلا جو کچھہ کام نکل سکتا ہے وہ پھر ان ہی عمر زید سے نکل سکتا ہے - ایک کرئی ہی
قوم کے ممبر ہونیکی حیثیت سے ہر ایک کی پاس ناقص ہونے کا خُداداد سرٹفیکیٹ پہلے ہی سے موجود
ہے - مزید نکتہ چینی محض تحصیل لا حاصل ہے - اگر خُدا نے کسی ایسی اعلیٰ قابلیت دی ہے
کہ وہ بمقابلہ اور کارکنان اور خادمان قوم کے اپنے یقین مین کم ناقص ہے تو اوس کا فرض ہے
کہ اپنے خالص فیض سے قوم کو بہرہ مند کرے - یہہ وقت صرف کچھہ کر گذرنے کا ہے اور ہر اہل دل
اہل ایمان اور اہل استطاعت پر فرض ہے کہ قومی نکبت کو کم کرنے کے لئے خلوص کیساتھہ کچھہ
کر گذرے - غلطیان بھی ہون گی اور بعض اوقات نُقصان بھی پہونچ جائیگا مگر فایدہ کا پلہ
انشاءاللہ ضرور بھاری رہیگا - قوم کے لیڈر - قوم کے سرپرست - قوم کے حامی یہہ بڑی بڑے
شاندار الفاظ ہمین بالکل بھول جانے چاہئین - نہ قوم ہے نہ کوئی لیڈر نہ کوئی سرپرست ہے نہ
حامی - اگر کہین کوئی خُدا ترس قوم کی مُصیبت سے غمناک دِل تھامے خون کے آنسو روتا ہُوا
قوم کا کوئی کام کرتا ہے تو تم للہ اوس کے چٹکیان نہ لو - اُسے لیڈر کہکر طعنہ نہ دو - سرپرست سمجھکر
نکتہ چینی نہ کرو - حامی قرار دیکر ملامت نہ کرو - اوس غریب کو خادم سمجھکر اوس کی غلطیون سے

ہائے ہمین کیا ہوگیا!

۱۵ر اور ۲۲ر فروری کا کرزن گزٹ جس مین "ہمارے قومی مصلح اور قومی لیکچرار" کے عنوان سے دو مضمون ہین اس وقت میرے سامنے ہے اور ۲۳ر کا اخبار چودہوین صدی بھی جس مین اُس مضمون کے متعلق کچھہ لکھا ہے موجود ہے۔ کرزن گزٹ کی کُل تحریر کا منشا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نواب محسن الملک۔ نواب عماد الملک۔ مدرستہ العلوم۔ ٹرسٹی۔ کانفرنس سب کے سب قابل شکایت ہین۔ چودہوین صدی حتی الوسع بچاؤ کرنا چاہتا ہے۔

یہ کہنا کہ کالج یا اوس کے مربی اور کارکن بالکل غلطیون سے پاک مین حدود بشری کا ودت کرنا ہے۔ ساتھہ ہی اس کے محض غلطیان ہی مشتہر کرنا اور تصویر کے دونون پہلو نہ دکھانا بھی سچی ہمدردی سے بعید معلوم ہوتا ہے۔

علی گڈہ کالج کی حیثیت صرف ایک سنٹرل قومی درسگاہ کی ہے۔ اوس کے جس پہلو پر بحث کیجائے وہ صرف قومی نظر سے کیجا سکتی ہے اسی طرح اوس کے متعلقین بھی صرف باعتبار خدمات قومی یا عدم خدمات قومی قوم سے تحسین یا شکایت کے مستحق ہوسکتے ہین۔

کرزن گزٹ کی تحریرون سے یہہ نہین ترشح ہوتا کہ قومی ضرورتون کا پورا اندازہ کرکے کالج اور اوس کے متعلقین پر صحیح قومی اعتبار سے بحث کی گئی ہے۔ مجھے نہین معلوم کہ معزز کرزن گزٹ نے کبھی اس قومی درسگاہ اور اوس کے حامیون کی قومی خدمات بھی پبلک کے سامنے پیش کی ہین یا نہین؟ - اگر ایسا کیا ہے تو وہ بڑی شکوری کا مستحق ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ان دو تحریرون مین تو شکایت ہی شکایت بھر رہی ہے جس کو پڑہکر وہ شخص جو علی گڈہ کالج اور نواب محسن الملک

اور لوگ لگے اولٹی سیدھی نکتہ چینیاں کرنے تو پہلی بات جو ہمیں سوجھتی ہے وہ یہہ ہے کہ اس کام کو خیرباد
کہو پہر ہم ہی بیٹھ رہیں ہیں وہ پہر کہتے ہیں کہ حضرت جانے بہی دیجئے آپنے بہی اچھا خیال کیا۔ جناب والا!
بزعیت ذات خدا کی ہے اور قوم کی موجودہ حالت میں کوئی فرشتہ تو ملنے ہی سے رہا۔ یہی گنے چنے پانچ آدمی ہیں
چاہے نکتہ چینیاں کر کر اون کی ہمتیں پست کردو اور اونہیں اور بددل کرڈالو اور چاہے سعادتمندانہ داد
اور مدد دیکر اونہیں اور زیادہ اپنے کام کا بنالو۔ ان احسنتم احسنتم لانفسکم وان اساتم فلھا۔ معزز گزرنمنٹ
ایک غلط یا خانہ بجا نیکو تو طشت ازبام کرتا ہے مگر یہہ جو صحیح مسجد۔ صحیح اسٹریچی ہال۔ صحیح کالج موجود ہے اور جسمیں
ہزاروں صحیح الدماغ صحیح القلب صحیح الایمان طالبعلم نکلتے ہیں اونکو قوم کے سامنے سنہری حرفوں
میں پیش نہیں کرتا۔ (ع) ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا؟۔
علیگڈہ کالج میں وظیفہ دینے کا انتظام ہے یورپین طرز کے بورڈنگ ہوس ٹرسٹیوں کی عدم توجہی موجودہ [illegible]
[illegible] منتظموں کی عدم قابلیت وغیرہ وغیرہ پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ کانفرنس کی نسبت یہہ
دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات مسلمانوں کی منفعت پر حملہ کیا گیا ہے۔ ہرچند یہہ دور از سب ایسے اعتراض نہایت
نیک نیتی سے کئے گئے مگر کم از کم ایک ایسا شخص جو علیگڈہ کالج کا طالبعلم رہا ہو خود وظیفہ پایا ہو بورڈنگ
کی لائف سے واقف ہو۔ ٹرسٹیوں کی رفاقت سے فیضیاب ہوا ہو۔ منتظموں کی لیاقت و قابلیت
سے واقف ہو اور کانفرنسوں کے اجلاس میں شریک رہا ہو ضرور کہہ سکتا ہے کہ ہر اعتراض میں ذرا سی ناواقفیت
حالات و واقعات ضرور شامل ہے اور جبتک نکتہ چینیں خواہ وہ کتنی ہی نیک نیتی سے کیوں نہ ہو عدم واقفیت کی
آمیزش ہے ضرور وہ ایک معمولی اخبار خوان پر برا اثر پیدا کرینگی اور نتیجہ یہی قوم کا نقصان۔ نظر بران نہایت ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ جو اعتراضات پیدا ہوں وہ پہلے کالج کے منتظموں سے دریافت کئے جائیں یقین ہے کہ وہ لوگ صاف صاف بتادینگے
پہر اگر قومی بہبودی کیلئے مناسب معلوم ہو تو سوال و جواب دونوں پبلک کے سامنے پیش کردئے جاویں علیگڈہ کالج
کے کاموں کے لئے مختلف کمیٹیاں ہیں ہم یہہ تحریک کرتے ہیں کہ ایک کمیٹی جواب دہندہ اعتراضات بہی مقرر ہو۔

درگذر کرو اور قوم کا کام چلنے دو -

علی گڈھ کالج اور سید کیوقت سی لگا کر آج تک کالج کے جملہ خدام نے جو خدمات قوم کی کی ہین اون سی کون چشم پوشی کرسکتا ہے ؟ اور کوئی کہہ سکتا ہی کہ یہہ شکریہ کے مستحق نہین ہین ؟

انگریزی اعلی تعلیم - اصلاح تمدن - بیجا تعصب کا ترک - مستعدی - جوانمردی اور سچی وفاداری یہ وہ باتین تہین جن سے مسلمان ہندوستان مین عزت کیساتہہ رہ سکتے تہے - علی گڈہ کالج اور اوس کے خادمون نے آبتک یہی تو کیا ہے ورنہ اُمید تہی کہ مسلمان آج اس حالت مین ہوتے جس مین ہین ؟

قومی ضرورتون کے پورا کرنے کے لئے علی گڈہ کالج - کانفرنس - انجمن حمایت اسلام لاہور ندوۃ العلما حتے المقدور کوشش کر رہے ہین ہر شخص نہ اون کی کوششون سی بالتفصیل واقف ہوسکتا ہی اور نہ ہر شخص اُن پر نکتہ چینی کرنیکا مجاز ہے - کیونکہ قوم کے اس جہل اور کشمکش کی حالت مین بالکل ممکن ہے کہ سطحی نکتہ چینی سے بجاے فایدہ کے نقصان زیادہ ہوجاے - یہہ تو وہ وقت ہی کہ ہر اہل قلم و زبان نہایت عاجزانہ اپیل مسلمانون کے قلب سے کرے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہون اور اصلاح کے ان جمع جماے مرکزون کو مدد دین -

وہ لوگ بہی جو ان جماعتون کے بہی خواہ ہین غالباً سچی نکتہ چینی کے مضامین لکہہ سکتے ہین مگر نتیجہ کیا ہوگا ؟ جن جن مسلمانون کی نظر سے ایسے مضامین نکلین گے وہ ان قومی کامون سے متوحش ہوجائین گے - اگر وہ پہلے سے اون کی خوبیون سے اچہی طرح واقف نہون گے - قومی خدمات کا سرانجام دینا باعتبار حالت موجودہ زیادہ تر اس مین ہے کہ مسلمانون کو اون کی اصلاح کی طرف مایل کرو اور قومی سنٹرل جماعتون کو مدد پہونچاؤ - ایک اور بات خیال مین رکہنی چاہیے کہ ہم مین ایثار اور نفس کشی بہت کم ہے - اگر ساعدت وقت سی کوئی شخص قومی کام انجام دیتا ہے

ہوتا ھے کہ کس سلسلۂ تعلیم سے ہم مذہب اسلام کو اپنے مین بدرجہ احسن قایم رکھہ سکتے ہین؟

عام مسلمانان ہند کے لئی مذہب کی صرف اوسقدر واقفیت کافی ہے جس سی اون کی روزمرہ کی زندگی پر ایک روحانی اثر مسلط رہے - اونھین عقاید سے خبر ہو - خدا - رسول - قیامت جنت - دوزخ - سزا و جزا وغیرہ پر ایمان رکھتے ہون اور ساتہہ ہی اس کی اون کے پاس ایک ایسا عملی ضابطہ ہو جس کی نگہداشت سی اون مین پاکیزگی - ہمت اور راستبازی قایم ہو - نماز - روزہ اور دیگر فرایض کی خوبیون سے واقف ہون اور ان کے اچھی طرح سی پابند ہون - ان سب باتون کی لئی چند سادی سیدھی اُردو کی کتابین جن مین یہہ روحانی اصول وضاحت کے ساتھ بیان ہون بالکل کافی ہین -

اسکے بعد انگریزی خوان مسلمانون کی روحانی اور مذہبی ضرورتون کا خیال کرنا چاہیے جن کی تعداد دن بدن بڑھتی جاتی ہے - بیشک اون کو اسلام سکھانے کا سب سے اچھا طریقہ یہی ہے کہ اون کو اسلام انگریزی مین سکھایا جائے اور اشد ضروری ہی کہ مسائل و محاسن اسلام کی عُمدہ اور مکمل کتابین انگریزی زبان مین موجود ہون -

یہان تک عربی زبان کا مسئلہ بحث مین داخل نہین ہوتا - اور اس حساب سے یہہ خواہش کہ عربی زبان و ادب کی ترقی ہو ہماری قومی ضرورتون کا ایک جزو نہین بنتی - مگر اس سے ہرگز انکار نہین کیا جا سکتا کہ یہہ بھی ہماری اعلی ضرورت ہی کہ ہم مین ہمیشہ ایک ایسا فرقہ موجود رہے جو عربی سے اچھی طرح واقف ہو - مذہب مین ید طولی رکھتا ہو اور اس فرقہ کا فرض منصبی یہہ ہو کہ مذہب اسلام کی خوبیون کی تعلیم و تلقین اُردو مین اور ممکن ہو تو انگریزی مین بھی کرے اور اچھا بجا وعظ کہے - اس فرقہ کا متبرک لقب علما رہے - یہہ معین کرنا کہ کل مسلمانان ہند کے لئے کسقدر علما درکار ہین کچھہ بہت دشوار نہین معلوم ہوتا ھے

مذہبی تعلیم

ترجمہ خط انگریزی مشتہرہ اخبار پنجاب آبزرور- لاہور

جناب والا! آپ کے قابلِ قدر اخبار مین کچھہ عرصہ سے "مذہبی تعلیم" کے مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے
نیازمند بھی اس بارہ مین کچھہ عرض کرنا چاہتا ہے -

مذہبی تعلیم کا مسئلہ مسلمانان ہند کی پوری قومی مسئلہ کا صرف ایک جزو ہے اور میری رائے
عاجز مین اس پر قومی نظر سے غور کرنا چاہئے جس حالت مین کہ ہندوستان کی پانچ کروڑ مسلمان
اب مین اون کی ضرورتین اور حاجتین خاص ہین اور بلاشبہہ اس امر کا صحیح فیصلہ کرنا مشکل ہے
کہ ان [illegible] اور حاجتون کی فہرست مین مذہبی تعلیم کا کیا نمبر ہے اور اوس کا صحیح مفہوم کیا ہے
ہماری ابتدائی ضرورت یہہ ہے کہ عزت و آبرو کیساتھہ زندگی بسر کر سکین - اور علم و فضل
تہذیب و قوی - دولت اور رفاہِ عام کے کامون مین اپنے دیگر برادر قومون کے ہم پلّہ ہون
اور ہم مین وہ قومی کیرکٹر پیدا ہو جائے جو ان سب مفید باتون کو منزل مقصود تک پہونچانیکے
لئے کافی ہو - عقلاً کوئی مذہب اوسیقدر ہمارے سر آنکھون پر رکھنے کے لایق ہے جسقدر وہ
ہماری قومی حالت مین مدد دے سکتا ہے اور ہمین دُنیا مین عزت و آبرو کے ساتھہ رہنے اور
اپنی حالت درست کرنیکے قابل بنا سکتا ہے - الحمدللہ مذہب اسلام ایسا سرچشمہ فیض ہے
جو دُنیاوی ضرورتون کو نظرانداز نہین کرتا بلکہ بنی نوعِ انسان کی مجموعی ترقی کا ممد و معاون
ہے - اسلام اور شریعتِ اسلام نے ہمین ایسی قومیت عنایت فرمایا ہے - ہماری قومیت
اوسی صورت مین محفوظ رہ سکتی ہے جب ہم مقدس اسلام کو محفوظ رکھین - لہذا یہہ سوال پیدا

مناسب یہہ ہے کہ اون قومی درسگاہون کی وقعت بڑھائین اور اطمینان رکہین
کہ قوم مین ابھی اتنی دیانتداری ہے کہ علماء کی خدمت صرف علم دین کی اشاعت
کے لئے ضروری سمجھتی ہے ۔

فرقہ اسلام مین کم از کم ایک بڑا مدرسہ علماء بنانیکا ہو اور پھر مدت العمر کے لئے اون کی خدمت
کرنیکا سرمایہ فراہم کیا جاے - ان کامون مین سب مسلمانون کو مدد دینی چاہئے - بغیر اسقدر
انتظام کے ہماری ضرورتین پوری نہین ہوسکتین - یہہ کوشش کرنا کہ بچون کی دینی اور دنیوی
تعلیم مخلوط کردی جاے ناکامیابی کو مہمان بلانا ہے اور اس سے قوم کو بے انتہا نقصان پہنچیگا
ہرچند یہہ بہت ضروری ہے کہ عام مسلمان مذہب سے اوسقدر واقف اور اوس کا اوسقدر
پابند ہو جسقدر اوس کی روحانی بہبودگی کے لئے ضروری ہے تاہم مذہب کی پوری اور دقیق چھان بین
فرقہ علماء ہی مین محدود ہونی چاہئے اور اون کا زندگی بھر یہی کام ہو کہ وعظ و تلقین فرمائین
علی گڈہ کالج اور حمایت اسلام کالج لاہور جو مسلمانون کی اعلی قومی درسگاہ ہین بنیادی
تعلیم دیتے ہین اور مذہب کی بھی کتابی اور عملی تعلیم اوسقدر دیتے ہین جسقدر اشد ضروری
ہے - ندوۃ العلماء کو اپنی ساری توجہ اس طرف مبذول کرنی چاہئے کہ زمانہ کی ضرورتون
سے واقف علماء پیدا کرے اور اون کے گذارہ کی سبیل لگاے -

مین یہہ یقین نہین کرتا کہ عربی کو عام ترقی دینے سے مسلمانون کی قومی حالت ضرور
درست ہوجائیگی - مگر یہہ ضرورت صاف سمجھہ مین آتی ہے کہ ہم مین علماء ہون اور ہم انکی
خدمت کرین - مذہب کا سچا فیض یہہ ہے کہ انسان کا کیرکٹر بن جاے - یعنی چال چلن
عادات اور خصایل درست ہوجائین - یہہ نہایت ضروری کام متذکرہ بالا قومی مدارس
نے اپنے ذمہ لے لیا ہے اور اس طرح علماء کا بہت سا بوجھہ ہلکا کردیا ہے - جب تک
کہ بفضلہ تعالے علی گڈہ اور لاہور کا کالج قایم ہے - علماء مسلمان بچون کی دماغی اور
اخلاقی تعلیم سے بیفکر رہین اور اون درسگاہون کی قیمت گھٹا کر یہہ ضرور ثابت
کرنے کی کوشش نہ کرین کہ مسلمانون کے بچے علماء کے زیر نگرانی تربیت پائین ہا کہ یہ

عقلاً صرف یہہ ہوسکتا ہے کہ ودیعی قابلیتون کو ترقی دی جائے اور نصیب شدہ موقعون سے
بوجہ احسن کام لیا جائے۔ فرض کیجیے کہ ایک شخص ایسا ہے کہ اللہ نے اوس مین بمقابلہ اور
قابلیتون کے محبت کی قابلیت زیادہ پیدا کی ہے اور وہ اورون پر غالب ہے۔ فرض کیجیے
کہ بیرونی مواقع اوسے یہہ نصیب ہوئے ہین کہ خوشحال گہر مین پیدا ہوا۔ اچھے اوستاد
ملے۔ سچے دوست دستیاب ہوئے اور سب ذرایع ایسے بہم پہونچے جن سے وہ اپنی معاشر
عزت و آبرو کے ساتھہ پیدا کر سکے اور خوشحالی سے بسر کر سکے۔ اس شخص کا مقصد حیات
ہمارے متذکرہ بالا دعوے کے موافق یہہ ہونا چاہیئے کہ (۱) اپنی محبت کی قابلیت
کو بدرجہ غایت ترقی دے۔ اس درجہ تک ترقی دے کہ انجام کار سلسلہ مدارج سے
فارغ ہو جائے۔ اور (۲) عمدہ تعلیم عمدہ تربیت۔ عمدہ اخلاقی سبق۔ جایز ذرایع
معاش۔ سچا لطف خانہ داری وغیرہ وغیرہ حاصل کرے اور روزمرہ کی زندگی مین ان سب
کی چاشنی کو ملائے۔

آب یہ سوال پیدا ہوگا کہ یہہ سب کچھہ کیونکر ہو سکتا ہے؟۔ یہہ مقاصد کیونکر حاصل ہو سکتے
ہین؟۔ ہم جواب مین کہتے ہین کہ مذہب سے۔ دنیا کہتی ہے نہین فیشن سے۔ آؤ ان
دونون کے نفع نقصان کا مقابلہ کرین۔

مذہب انسان کو شرافت زندگی سکہاتا ہے۔ مقصد حیات جتا دیتا ہے اور یہہ
تعلیم کر دیتا ہے کہ زندگی سب سے بہتر طور پر کس طرح بسر ہو سکتی ہے۔

فیشن کیا کرتا ہے کہ انسان پر ایک اوپر کا ملمع پہیر دیتا ہے خواہ اوس سے اوسے اصلی
نفع پہونچے یا نہ پہونچے۔

مذہب انسان کے پاس اوس کی خدمت کرنے جاتا ہے فیشن اوسے بلاتا ہے کہ آ

مذہب یا فیشن

ترجمہ مضمون انگریزی مطبوعہ رسالہ ایونکنڈ انڈیا بابت مارچ ۱۹۰۱ء

مین ایک ایسے مضمون پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہون جو اصولی بھی ہے اور عملی بھی جس مین فلسفہ بھی اوسیقدر بھرا ہوا ہے جسقدر رنگینی اور بہار اور جو ہر شخص کی اصلی تعلیم کا ایک معقول درجہ تک بہت ضروری جزو ہے۔ مین ان دو چیزون مین حد تمیز قایم کرنا چاہتا ہون۔ ایک تو مذہب ہے جسکو لوگ اسقدر کم سمجھے ہین۔ دوسرے فیشن ہے جسکے لوگ اسقدر زیادہ مرید ہین۔ میری یہہ خواہش نہین ہے کہ ناظرین کو حدود بیان کرکے یا ابتدائی مقدمات و تفصیلات سے پریشان کرون اور اسلیئے مین فوراً اوس سٹیج پر آتا ہون جسپر یہہ دونون ناٹک کھیلے جاتے ہین۔ ناٹک وہی مذہب اور فیشن کے۔ وہ اسٹیج انسان کی زندگی ہے۔ اس جگہ ہمین بحث نہین کہ زمانہ حال ماضی کا نتیجہ ہے یا نہین یا استقبال پر حال کا اثر پڑیگا۔ مگر یہہ امر بدیہی ہے کہ زمانہ حال موجود و قایم ہے اور اوس سے بحث کرنا ہر طرح جائز ہے۔ ہم زندہ ہین اور دنیا مین کچھہ کرتے ہین۔ زندگی عمل کرتی ہے اور اوسپر عمل کیا جاتا ہے اسلیئے سب سے مفید بات یہہ ہے کہ ہمین ایک تو زندگی کے معنی معلوم ہو جائین اور دوسرے یہہ کہ وہ عمل کیونکر کرتی ہے اور اگر ممکن ہو تو یہہ بھی معلوم کرین کہ کیونکر زندگی سے حسب دلخواہ کام لیا جا سکتا ہے عقل کی رو سے دیکھا جائے تو زندگی مین کم از کم یہہ دو اجزا شامل ہین (۱) جو قابلیتین انسان مین ودیعت کی گئی ہین اور (۲) جو حوالی اور موقع اوسے دنیا مین نصیب ہین۔ اس حساب سے مقصد حیات

بے غرضی سے جو برکات زندگی کے حاصل ہوتے ہین اونہین ڈھونڈھو قطعی تمھارا بیڑا پار ہو جائیگا۔

سچا مذہبی بننے کی عملی تدبیرین یہہ ہین کہ عرفانِ ذات حاصل کیا جائے۔ لوگون کی موجودہ مصیبتون اور ضرورتون کا اندازہ کر کے اپنی خواہشون کو مُرتب کیا جائے۔ کچھہ کر گذرنا چاہیئے۔ دماغ فرسائی کرنی چاہیئے اور انجام کار عشق مین فنا ہو جانا چاہیئے

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلیہِ رَاجِعُون *

میری خدمت کر۔

مذہب اندر سے جلوہ گر ہوکر ظہور پذیر ہوتا ہے۔ فیشن باہر سے انسان کے گرد حصار باندہتا ہے

مذہب سکھاتا ہے کہ ہر انسان ایک معین مقصد رکھے۔ اوس مین ایک ہموار ترقی کرے۔

اور اپنی ساری زندگی کو بنی نوع انسان کے فائدہ اور خدمت کے لئے وقف کردے

فیشن کا تقاضا ہے کہ خود غرضی زندگی کا سب سے اعلی مقصد ہو اور ہر انسان کو مجبور کیا

جائے کہ وہ ہماری اغراض کی خدمت کرے۔

ایک پس ماندہ بھائی کی مدد کرنا۔ کسی افتادہ قعر مذلت کو سہارا دیکر نکالنا۔ بنی نوع

انسان کے نفع کے واسطے جان تک قربان کردینا مذہب ہے۔ گو وہ شخص جو ان باتون کا

عامل ہو دعا کا ایک لفظ منہہ سے نہ کہتا ہو۔ بلکہ اس کے نام آوری۔ شروت اور دولت

کا تعاقب کرنا۔ لوگون کی مصیبت کی مطلق پرواہ نہ کرنا۔ اور اورون کا حرج اور نقصان

کر کے اپنی مطلب برآری کرنا فیشن ہے۔ گو وہ شخص جو ان باتون کا عامل ہو کتب سماوی

کا حافظ ہو اور دن رات معابد مین رونق افروز ہوتا ہو۔

جسقدر جلد ہو سکے مذہب اور فیشن کے فرق کو سمجھہ لینا چاہیئے۔ سمجھنا ہی نہین

بلکہ اوسپر کاربند ہونا چاہیئے۔

یہہ سب مصیبت قحط۔ طاعون اور دیگر آفات کی کیون ہے ؟۔ مذہب کی کمی اور

فیشن کی ترقی اس کا صحیح سبب ہے۔ بے غرضی مذہب ہے اور خود غرضی فیشن ہے۔

تھوڑے عرصہ کے واسطے زندگی کے بیشمار دکھاوے اور نمود کی باتون کو روک دو۔

فرقہ بندیون کی وقت ضایع کرنے والی باتون اور حرکتون کو استعفا دیدو۔ ذاتی

اغراض اور نفس پروری کے خیال کو چھوڑ دو۔ لوگون کی مصیبت مین اپنے آپ کو جھونکدو

اطلاع

قاری حبیب صاحب نہایت شرح و بسط کیساتھ ایک اور نہایت مفید اور سچے رہبر کا

کام دینے والا مضمون لکھ رہے ہین جس مین فلسفہ اور مذہب کے نکات قومی

ضرورتون کے اعتبار سے معرض بحث مین لائے گئے ہین اور انسان کو انسان

بنانیکی نہایت علمی عملی تدابیر بتائی گئی ہین۔ عنوان اس مضمون کا ہے

"رموزِ حیات و مخزنِ ترقیات"

ایک معقول تعداد خریدارون کی مہیا ہونے پر فوراً چھاپ دیا جائیگا

اور مناسب قیمت رکھی جائیگی۔ یعنی کوئی دو تین آنے۔

جو صاحب اسکے شایق ہون براہ نوازش فوراً ہمین اطلاع دین۔

نیازمند رحمت خان اینڈ سنز۔ نینی تال۔